خواتین حج کیسے کریں

جمع و ترتیب
مفتی سعد عبدالرزاق
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



خواتین حج کیسے کریں

جمع و ترتیب
مفتی سعد عبدالرزاق
فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی





مفتی سعد عبد الرزاق صاحب سے مسائل دریافت کرنے کے لئے

اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

+92 321 2022205

کتاب کا نام: ______ خواتین حج کیسے کریں

مصنّف: ______ مفتی سعد عبد الرزاق

سن طباعت: ______ اپریل 2023

ناشر: ______ المیزان پبلشرز، کراچی، پاکستان

باہتمام: ______ نبیل احمد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عرض مرتب

حج اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک بنیادی رکن اور بڑی عظیم عبادت ہے، قرآن وحدیث میں اس کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے، اور اسے اسلام کا ایک ایسا ستون قرار دیا گیا ہے جس کے بغیر اسلام کی عمارت کا وجود ممکننہیں، سن 10 ہجری میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج ادا فرمایا تو اس موقع پر آیت مبارکہ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا نازل ہوئی جس میں اسلام کی عظیم نعمت کے مکمل ہونے کا اعلان فرمایا اور گویا اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ اسلام اور ایمان حج کے بغیر مکمل نہیں۔

الحمدللہ سن 2006 میں حج کے مسائل پر ایک مختصر رسالہ آئیں حج کریں کے نام سے ترتیب دینے کا موقع ملا اور الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبولیت سے نوازا اور عوام وخواص نے اس کی خوب پذیرائی کی اور ساتھ ہی اس بات کی

طرف توجہ دلائی کہ حج وعمرہ کے مسائل پر مشتمل کوئی ایسا رسالہ مرتب ہونا چاہیے جس میں حج وعمرہ سے متعلق صرف خواتین سے متعلقہ مسائل کو ذکر کیا جائے اورعورتوں کواس دوران پیش آنے والے مخصوص مسائل کے ساتھ ساتھ باجماعت نماز اور نماز جنازہ کے طریقے کو بھی مختصر طور پر بیان کردیا جائے، تاکہ ہماری خواتین جو عام طور پر الحمدللہ گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں وہ بھی ضرورت پیش آنے پر جماعت سے نماز اور نماز جنازہ ادا کرسکیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور کچھ احباب کی معاونت سے اس رسالہ کی تیاری شروع کی اور الحمدللہ یہ کام تکمیل کو پہنچا، قارئین سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں یا کسی ایسے مسئلہ کی طرف توجہ ہو جو اس رسالہ میں مذکور نہ ہو تو مطلع فرمائیں اور مجھے اور جملہ معاونین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اور خاص طور پر ان خواتین کو جنہوں نے اس رسالہ کی تیاری میں میری معاونت فرمائی اور مختلف مواقع پر میری رہنمائی فرمائی۔ فقط والسلام

مفتی سعد عبدالرزاق

+92 321 2022205

فہرست

چندضروری باتیں

ہم سب بہت خوش نصیب ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنے گھر کی طرف سفر کرنے کا اعزاز بخشا، دنیاوی مشاغل سے فراغت نصیب کی، اسباب کا انتظام کیا اور سب سے بڑی بات کہ ہمیں شرف قبولیت بخشا، یہاں تک کہ ہم اپنے سفر کا آغاز کررہے ہیں، یہ بہت مبارک سفر ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور ہمیں کامل آداب اور سنت کے مطابق اس سفر اور اس مبارک فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نصیب فرمائے۔

سفر کے آغاز سے ہی اس بات کی کوشش کریں کہ سفر کے انتظامات اس طور پر کئے جائیں کہ ہر ہر عمل کامل طور پر ادا ہوسکے، خصوصاً خواتین اس بات کا ضرور اہتمام فرمائیں کہ اپنے سفر کی ترتیب اس طرح بنائیں کہ حج کے بعد کم از کم مکہ مکرمہ میں ایک ہفتہ قیام کرنا ممکن ہو، اس لئے کہ خواتین کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ماہواری (ایام حیض) کا عذر رکھا ہے، حج کے فوراً بعد واپسی کی

صورت میں بعض اوقات طواف زیارت کی ادائیگی ممکن نہیں رہتی اور بسا اوقات خواتین کو اس وجہ سے بڑی بے ادبی کا مرتکب ہونا پڑتا ہے، اس لئے سفر کے شروع میں ہی اس کی ترتیب بنالیں کہ چاہے آپ کے حج کا سفر چالیس دن کا ہو یا بارہ دن کا ہر صورت میں حج کے ایام گزرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں آپ کا قیام ایک ہفتہ تک ممکن ہو۔

کچھ لوگ آپ کو حیض بند کرنے والی ادویات کے استعمال کا مشورہ دیں گے یقیناً وہ آپ کے ساتھ مخلص ہوں گے لیکن حقیقت میں وہ اس سفر کے دوران ان ادویات کی وجہ سے آنے والی مشکلات سے ناواقف ہوں گے، حج پر جانے والی خواتین کے احوال سننے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ یہ ادویات بجائے آسانی کے مشکلات بڑھانے کا سبب بنتی ہیں لہٰذا کوشش کریں کہ اس قسم کی کسی دوائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

کتاب کے شروع کرنے سے پہلے کچھ اصطلاحی الفاظ کے معنی سمجھ لیں تاکہ کتاب کا سمجھنا اور ارکان کا ادا کرنا آسان ہو جائے۔

مسائل حج میں بعض چیزوں کے نام عربی میں ہیں، اکثر حج کرنے والی عورتیں چونکہ عربی نہیں سمجھتیں، لہٰذا وہ ان الفاظ کو بھی نہیں سمجھ پاتیں، اس لئے ان کی وضاحت کی جا رہی ہے، ان باتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں، کیونکہ آئندہ اصطلاحی الفاظ کا ذکر بار بار آئے گا۔

تسبیح: سُبحَانَ الله کہنا۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا۔

تلبیہ: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ۔

تہلیل: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا۔

آفاقیہ: وہ عورت ہے، جو میقات کی حدود سے باہر رہتی ہو، جیسے پاکستانی، مصری، شامی، وغیرہ۔

میقات: وہ مقام جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے کے لئے احرام باندھنا واجب ہے۔

حل: حدودِ حرم اور حدود میقات کے درمیانی علاقے کو حل کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام ہوتی ہیں۔

حرم: مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دُور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا وغیرہ حرام ہے۔

ذوالحلیفہ: یہ ایک جگہ کا نام ہے، جو مدینہ منورہ سے تقریباً چھ میل پر واقع ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے میقات ہے، اسے آج کل بیر علی کہتے ہیں۔

عمرہ: حل یا میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے بال کتروا دینا۔

اِفراد: صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا۔

مفردہ: حج افراد کرنے والی۔

تمتع: حج کے مہینوں یعنی یکم شوال تا 10 ذی الحجہ میں پہلے عمرہ کرنا، پھر اسی

سال میں حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔

مُتَمَتِّعَة: حج تمتع کرنے والی۔

قران: حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا، پھر احرام کھولے بغیر اسی احرام میں حج کرنا۔

قارنہ: حج قران کرنے والا۔

احرام: احرام کے معنی حرام کرنا، حج کرنے والی عورت جس وقت حج یا عمرہ یا حج اور عمرہ دونوں کی نیت کر کے تلبیہ پڑھتی ہے، تو اس پر چند حلال اور مُباح چیزیں بھی احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں، اس لئے اسے احرام کہتے ہیں۔

محرمہ: احرام باندھنے والی۔

بیت اللہ: یعنی کعبہ یہ مکہ معظّمہ میں مسجد حرام کے بیچ میں ایک مقدس مکان اور دنیا میں سب سے پہلا عبادت خانہ ہے، اس کو فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بھی پہلے بنایا

تھا، پھر منہدم ہوجانے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے اس کو تعمیر کیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے، پھر قریش نے، پھر حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ نے، پھر عبدالملک نے، اس کے بعد بھی مختلف زمانوں میں کچھ اصلاح اور مرمت ہوتی رہی ہے، یہ مُسلمانوں کا قبلہ ہے اور بڑا بابرکت اور مقدس مقام ہے۔

طواف: بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔

شوط: ایک چکر بیت اللہ کے چاروں طرف لگانا۔

مطاف: طواف کرنے کی جگہ جو بیت اللہ کے چاروں طرف ہے۔

حجرِ اسود: سیاہ پتھر، یہ جنت کا پتھر ہے، جنت سے آنے کے وقت دودھ کی طرح سفید تھا، لیکن بنی آدم کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا، یہ بیت اللہ کے مشرقی جنوبی گوشہ میں انسانی قد کے قریب اونچائی پر بیت اللہ کی دیوار میں گڑا ہوا ہے، اس کے چاروں طرف چاندی کا حلقہ چڑھا ہوا ہے۔

اِستلام: حجرِ اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا، یا حجرِ اسود کی طرف دور ہی سے اشارہ کر کے ہتھیلیوں کو چوم لینا۔

مقامِ ابراہیم: یہ ایک جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ کو تعمیر کیا تھا۔

ملتزم: حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی دیوار جس پر لپٹ کر دعا مانگنا مسنون ہے۔

حطیم: بیت اللہ کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل انسانی قد کے برابر دیوار سے کچھ حصہ زمین کا گھرا ہوا ہے، اس کو حطیم کہتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا، تو سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں خرچ کیا جائے گا، لیکن حلال سرمایہ کم تھا، اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز (شرعی) جگہ چھوڑ دی، اس چُھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں، اصل حطیم چھ گز (شرعی) کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا

ہوا ہے۔

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوب مغربی گوشہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ یمن کی جانب ہے۔

رکن عراقی: بیت اللہ کا شمال مشرقی گوشہ جو عراق کی طرف ہے۔

رکن شامی: بیت اللہ کا وہ گوشہ، جو شام کی طرف ہے، یعنی مغربی شمالی گوشہ۔

زمزم: مسجد حرام میں بیت اللہ کے قریب ایک مشہور چشمہ ہے، جس پر جانے کی آج کل اجازت نہیں، جس کو حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اپنے نبی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے جاری کیا تھا۔

سعی: صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانا۔

صفا: بیت اللہ کے قریب جنوبی طرف ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

میلین اخضرین: صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں دو سبز میل (نشان) لگے ہوئے ہیں، جن کے درمیان سعی کرنے والی

عورتیں اپنے معمول کی چال سے چلتی ہیں، جبکہ مرد دوڑتے ہیں۔

مروہ: بیت اللہ کے شرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے، جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔

حلق: بال منڈوانا یہ عورتوں کے لئے حرام ہے۔

قصر: بال کتروانا۔

یوم الترویۃ: آٹھویں ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

منٰی: مکہ معظّمہ سے تین میل مشرق کی طرف ایک جگہ ہے، جہاں پر قربانی اور رمی کی جاتی ہے، یہ حدودِ حرم میں داخل ہے۔

مسجد خیف: منٰی کی بڑی مسجد کا نام ہے۔

ایام تشریق: نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک جن ایام میں تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے، ان ایام میں روزہ رکھنا حرام ہے اور عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

وقوف: کے معنی ٹھہرنا اور احکام حج میں اس سے مراد، میدانِ عرفات یا

مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔

یوم عرفہ: نویں ذی الحجہ جس روز حج ہوتا ہے اور حجاج کرام عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

عرفات یا عرفہ: مکہ مکرمہ سے تقریباً 9 میل مشرق کی طرف ایک میدان ہے، جہاں پر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو وقوف کرتے ہیں۔

جبل رحمت: عرفات میں ایک پہاڑ ہے۔

بطن عرنہ: عرفات کے قریب ایک میدان ہے، جس میں وقوف درست نہیں ہے، کیونکہ یہ حدود عرفات سے خارج ہے۔

مسجد نمرہ: عرفات کے کنارے پر ایک مسجد ہے۔

مزدلفہ: منٰی اور عرفات کے درمیان ایک میدان ہے، جو منٰی سے تین میل مشرق کی طرف ہے۔

محسر: مزدلفہ سے ملا ہوا ایک میدان ہے، جہاں سے گزرتے وقت حجاج کرام دوڑ کر نکلتے ہیں۔

ایام نحر: دس ذی الحجہ کی فجر سے بارہویں کی مغرب تک، جن دنوں میں قربانی کی جاتی ہے۔

رمی: کنکریاں پھینکنا۔

جمرات یا جمار: منیٰ میں تین مقام ہیں، جن پر ستون بنے ہوئے ہیں، یہاں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں، ان میں سے جو مسجد خیف کے قریب ہے، اس کو جمرۃ اُولیٰ کہتے ہیں اور اُس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف بیچ والے کو جمرۃ وسطیٰ اور اس کے بعد والے کو جمرۃ کبریٰ ، جمرۃ عقبہ اور جمرۃ اخریٰ کہتے ہیں۔

دم: احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو دم کہتے ہیں۔

جنت المعلیٰ: مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

جنت البقیع: مدینہ منورہ کا قبرستان

نقشہ افعال عمرہ اور افعال حج

عمرہ، حج افراد، حج تمتع اور حج قران کے تمام مناسک مختصر طریقہ سے فہرست کے طور پر ترتیب وار علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے ہیں، حج کرنے والی عورتوں کو چاہئے کہ اس فہرست کو عمرہ اور حج کے وقت ساتھ رکھیں اور ہر عمل کے احکام، اس عمل کو کرتے ہوئے ،اس کے بیان میں دیکھ لیں، اس فہرست میں طواف قدوم کے علاوہ باقی افعال صرف وہ شمار کئے گئے ہیں، جو شرط یا رکن یا واجب ہیں، سنتوں اور مستحبات کو شمار نہیں کیا گیا، کیونکہ ان کی فہرست بہت طویل ہے، ان کا ذکر ہر عمل کے بیان میں کر دیا گیا ہے۔

عمرہ

صرف عمرہ کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام عمرہ	فرض
2	طواف	فرض
3	سعی	واجب
4	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب

نوٹ:

١ عمرہ کرنے والی عورت سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانے کے بعد عمرے کے احرام سے حلال ہو جائے گی۔

٢ اگر بال کٹوانے کے علاوہ عمرہ کے تمام افعال ادا کر دیئے ہیں تو اپنے بال خود بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بھی۔

حج افراد

صرف حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کیئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام	فرض
2	طواف قدوم	سنت
3	وقوف عرفہ	فرض
4	وقوف مزدلفہ	واجب
5	10 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
6	قربانی	مستحب
7	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب
8	طواف زیارت	فرض
9	حج کی سعی	واجب

10	11،12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
11	طواف وداع (آفاقیہ کے لئے)	واجب

نوٹ: افراد کرنے والی عورت کے لئے افضل یہ ہے کہ حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

حج قران

حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام حج وعمرہ	فرض
2	طواف عمرہ	فرض
3	عمرہ کی سعی	واجب
4	طواف قدوم	سنت

5	حج کی سعی	واجب
6	وقوف عرفہ	فرض
7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	10 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
9	حج کی قربانی	واجب
10	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب
11	طواف زیارت	فرض
12	11، 12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
13	طواف وداع	واجب

نوٹ:

❶ حج قران کرنے والی عورت کے لئے حج کی سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے، البتہ طواف قدوم کے ساتھ حج کی سعی نہ کرنے کی صورت میں حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنی ہوگی۔

❷ حج قران کرنے والی عورت عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد بال نہیں کٹوائے گی اور نہ ہی احرام سے حلال ہوگی بلکہ حج کے افعال ادا کرنے تک حالت احرام ہی میں رہے گی۔

حج تمتع

پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھنے اور پھر حج کا احرام باندھنے کی صورت میں کئے جانے والے اعمال

نمبر شمار	افعال	حکم
1	احرام عمرہ	فرض
2	طواف عمرہ	فرض
3	عمرہ کی سعی	واجب
4	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب
5	آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	فرض
6	وقوف عرفہ	فرض

7	وقوف مزدلفہ	واجب
8	10 ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
9	قربانی	واجب
10	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب
11	طواف زیارت	فرض
12	حج کی سعی	واجب
13	11،12 ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا	واجب
14	طواف وداع	واجب

نوٹ: حج تمتع کرنے والی عورت عمرہ کا طواف اور سعی کرنے کے بعد بال کٹوا کر عمرہ کے احرام سے حلال ہو جائے گی اور ۸ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھے گی۔

نقشہ برائے ایام حج

8 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	حج کا احرام باندھنا یا احرام کی حالت میں ہونا	فرض
2	زوال سے پہلے منٰی پہنچنا	سنت
3	ظہر، عصر، مغرب اور عشاء منٰی میں پڑھنا	سنت
4	آٹھ اور نو ذی الحجہ کی درمیانی شب منٰی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

❶ 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام حج تمتع کرنے والی عورتیں باندھیں گی، حج افراد اور قران کرنے والی عورتیں پہلے ہی سے حالت احرام میں ہوں گی۔

❷ 8 ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منٰی روانہ ہونا سنّت ہے، لیکن آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہوجانے کی وجہ سے معلّم مجبوراً

لوگوں کو رات ہی سے منٰی بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منٰی جانا پڑے تو مجبوری سمجھ کر چلی جائیں۔

۳ آج کل ہجوم کی وجہ سے منٰی کے بعض خیمے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں یاد رہے کہ منٰی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے وہ خواتین جن کے خیمے مزدلفہ میں ہیں، وہ رات کے کسی حصے میں تھوڑی دیر کے لئے منٰی آ جائیں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ سنت ادا ہو جائے۔

9 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	9 نو ذی الحجہ کو فجر کی نماز منٰی میں پڑھنا	سنت
2	9 ذی الحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذی الحجہ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیر تشریق آہستہ آواز میں پڑھنا	واجب
3	زوال سے پہلے عرفات پہنچنا	سنت

4	حج کا خطبہ سننا	سنت
5	اگر شرائط پائی جائیں تو ظہر وعصر کی نماز ایک ساتھ پڑھنا	سنت
6	زوال کے بعد وقوف عرفہ کرنا	فرض
7	سورج غروب ہونے تک عرفات میں ٹھہرنا	واجب
8	سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ روانہ ہونا	سنت
9	مزدلفہ پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب وعشاء کی نماز اکٹھا پڑھنا	واجب
10	نو اور دس ذی الحجہ کی درمیانی رات مزدلفہ میں گزارنا	سنت
11	شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں جمع کرنا	سنت

اہم گزارشات:

❶ تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

❷ اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں، یا راستہ میں مزدلفہ پہنچنے سے پہلے، یا مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت داخل ہونے سے پہلے ادا کر لی تو اس کی مغرب کی نماز نہیں ہوئی اس پر مزدلفہ پہنچ کر عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد مغرب کی نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

❸ اگر 10، 11 اور 12 تین دن رمی کرنی ہے تو کم از کم 49 انتالیس کنکریاں جمع کرے اور اگر 13 کو بھی رمی کرنی ہے تو کم از کم 70 ستر کنکریاں جمع کرے۔

10 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	صبح صادق کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھنا	سنت
2	طلوع آفتاب سے پہلے پہلے وقوف مزدلفہ کرنا	واجب
3	طلوع آفتاب سے پہلے پہلے منیٰ روانہ ہوجانا	سنت
4	منیٰ پہنچ کر بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا	واجب
5	حج کی قربانی کرنا	واجب
6	سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کتروانا	واجب
7	قربانی اور قصر کا حدود حرم میں کرنا	واجب
8	رمی، قربانی اور قصر ترتیب سے کرنا	واجب
9	طواف زیارت کرنا	فرض
10	طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کرنا	واجب

11	دس اور گیارہ ذی الحجہ کی درمیانی رات منٰی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

❶ جمرہ عقبیٰ (بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارنے سے پہلے ہی تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا۔

❷ دس ذی الحجہ کی رمی (کنکریاں مارنے) کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح صادق سے گیارہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

❸ حج کی قربانی حج افراد کرنے والی عورت کے لئے افضل جبکہ حج تمتع اور حج قران کرنے والی عورت پر واجب ہے۔

❹ طواف زیارت کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے 12 ذی الحجہ کے غروب ہونے تک ہے اس دوران کسی بھی وقت ادا کیا جا سکتا ہے۔

❺ حج افراد اور حج تمتع کرنے والی عورت کے لئے حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے جبکہ حج قران کرنے والی عورت کے لئے حج کی

سعی طواف قدوم کے بعد کرنا افضل ہے۔

٦ بال کٹواتے ہی احرام کھل جائے گا اور سوائے مرد (شوہر) کے سب چیزیں حلال ہوجائیں گی اور طواف زیارت کرنے کے بعد مرد (شوہر) کے لئے بھی حلال ہوجائے گی۔

٧ منٰی حدود حرم میں داخل ہے۔

11 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
2	تینوں جمرات کی رمی ترتیب سے (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) کرنا	سنت
3	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت

4	گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی شب منٰی میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

❶ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے، اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی بلکہ لوٹانا واجب ہوگا۔

❷ گیارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت گیارہ ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے بارہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

12 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
2	تینوں جمرات کی رمی ترتیب سے (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) کرنا	سنت

3	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت
4	سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مکہ روانہ ہوجانا	جائز
5	سورج غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ روانہ ہونا	مکروہ
6	بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی شب منیٰ میں گزارنا	سنت

اہم گزارشات:

① گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کرلی تو رمی ادا نہ ہوگی بلکہ لوٹانا واجب ہوگا۔

② بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت بارہ ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے تیرہ ذی الحجہ کی صبح صادق تک ہے۔

③ غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوجائے، غروب کے بعد منیٰ سے جانا مکروہ ہے اور اگر 13 ذی الحجہ کی صبح صادق منیٰ میں رہتے ہوئے ہوگئی تو پھر 13 ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی۔

13 ذی الحجہ

نمبر شمار	افعال	حکم
1	زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنا	واجب
2	تینوں جمرات کی رمی ترتیب سے (پہلے چھوٹے، پھر درمیانے اور پھر بڑے شیطان کی رمی) کرنا	سنت
3	چھوٹے اور درمیانے شیطان کی رمی کے بعد دعا مانگنا اور بڑے شیطان کی رمی کے بعد دعا نہ مانگنا	سنت

نوٹ: تیرہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت تیرہ ذی الحجہ کے زوال کے وقت سے تیرہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک ہے، البتہ تیرہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے اگر کسی نے رمی کر لی تو کراہت کے ساتھ رمی جائز ہو جائے گی۔

حج الحمد للہ مکمل ہو گیا البتہ آفاقیہ عورت کے لئے ایام سے پاک ہونے کی صورت میں اپنے گھر روانگی کے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے۔

حیض بند کرنے والی ادویات

خواتین کے لئے خصوصاً سفر حج میں حیض بند کرنے والی ادویات کا استعمال انتہائی مضر ہے اس لئے حتی الامکان ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

تجربہ سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حج کے سفر کے دوران ان ادویات کے استعمال سے بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے اور جب خواتین سے یہ بات عرض کی جاتی ہے تو عموماً ایک ہی جواب ملتا ہے کہ ہم نے اپنی ڈاکٹر سے اس بارے میں پوچھ لیا ہے اور انہوں نے ہمیں ان ادویات کے استعمال کی اجازت دی ہے، حالانکہ عام طور پر ڈاکٹر حج کے مسائل اور دوران سفر حج وعمرہ ان ادویات کی وجہ سے پیش آنے والے شرعی مسائل سے واقفیت نہیں رکھتیں، اس لئے وہ سفر حج وعمرہ کو عام سا سفر سمجھتے ہوئے اس قسم کی اجازت دے دیتی ہیں، اس لئے مؤدبانہ گزارش ہے کہ خواتین اس شرعی عذر کو جو اللہ تعالیٰ نے ہر عورت کے لئے مقرر فرمایا ہے اپنی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے لئے کسی قسم کا غیر فطری طریقہ اختیار نہ کریں، اور

اگر اس کے باوجود خواتین ان ادویات کے استعمال کرنے کا پختہ تہیہ کرہی لیں تو ان ادویات کے اجزاء کا ضرور جائزہ لیں کہ کہیں اس میں کوئی ناجائز چیز تو شامل نہیں۔

مسئلہ: اگر ان ادویات کے استعمال سے خون مکمل طور پر بند ہوجائے تو اس عورت کے لئے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر ادویات کے استعمال سے خون کم تو ہوا لیکن مکمل طور پر بند نہیں ہوا ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس عورت کے لئے ایام حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے اس حالت میں طواف کرلیا تو اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت حیض میں طواف کرنے کا ہے۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے دو دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خوان آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھتے ہوئے نماز ادا نہیں

کرتیں، روزہ نہیں رکھتیں اورطواف کے لئے پریشان رہتیں ہیں، یہ کم علمی اور ناسمجھی کی بات ہے،، دراصل اس خون کواستحاضہ (بیماری کا خون) کہتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ عورت کے حیض کی عادت کے ایام میں یہ خون حیض شمار ہوگا اوراس میں نماز، روزہ اورطواف نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس عورت کوان دنوں میں مسجد میں جانے کی اجازت دی جائے گی، لیکن حیض کی عادت کے علاوہ کے ایام میں یہ خون استحاضہ (بیماری کا خون) سمجھا جائے گا اور یہ عورت پاک سمجھی جائے گی اوراسے نماز اورروزوں کا اہتمام کرنا ہوگا، اگرطواف کرنا چاہے تو طواف کرسکتی ہے، مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو مسجد جاسکتی ہے۔

سفر حج وعمرہ سے پہلے چند ضروری کام

سفر سے پہلے ہر ایک سے چاہے رشتہ دار ہوں، پڑوسی ہوں، گھر میں کام کرنے والی ماسیاں ہوں غرض یہ کہ جس سے بھی کسی قسم کی معاملہ داری ہے ،اس سے معافی مانگیں اور جہاں تک ہو سکے تلافی کی کوشش کریں۔

سفر شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کا جائزہ لیجئے اور صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرنے اور اس کی رضا کے حصول اور آخرت کے ثواب کو اپنا مقصد بنائیں، اس کے علاوہ کوئی چیز آپ کے اس مبارک سفر کا سبب نہ ہو، اللہ کے یہاں وہی عمل مقبول ہوتا ہے، جو خالص اس کی رضا کیلئے کیا گیا ہو۔

اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلیں، یاد رکھئے......! توبہ کی تین شرطیں ہیں:

1. اگر گناہ کے کام میں مبتلا ہے تو اسے اسی وقت چھوڑ دے۔
2. اب تک جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔
3. اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم ہو۔

نوٹ: اگر حقوق العباد میں کمی کی ہے تو توبہ کی چوتھی شرط یہ ہے کہ اس کی تلافی کی جائے۔

مستحب ہے کہ احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کاٹ لے، بغل اور زیرِ ناف بال صاف کرلے اور صابن وغیرہ سے نہالے، تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہوجائے، غسل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ غسل احرام باندھنے کے لئے کررہی ہوں، غسل یا وضو، احرام کے لئے شرط نہیں ہے اور نہ ہی واجباتِ احرام میں سے ہے، لیکن ان کو بغیر کسی عذر کے چھوڑ دینا مکروہ ہے، خواتین کے لئے احرام میں کوئی لباس مخصوص نہیں البتہ سادگی اختیار کرنا بہتر ہے۔

احرام

عربی لغت میں احرام کے معنی بے حرمتی نہ کرنا یا اس کے معنی اپنے اوپر کسی چیز کا حرام کرلینا ہے، یعنی احرام کے شرعی معنی یہ ہوئے کہ کچھ چیزیں جو احرام سے پہلے حلال تھیں، مثلاً پہلے خوشبو لگانا وغیرہ جائز تھا، نیت اور تلبیہ

کے ساتھ احرام باندھ لینے کے بعد ان چیزوں کو اپنے اوپر لازمی طور سے ممنوع اور حرام کر لینا۔

واجباتِ احرام:

1. میقات سے احرام کی نیت کرنا یعنی اس سے مؤخر نہ کرنا، احرام کی نیت گھر سے چلتے وقت بھی کر سکتے ہیں، البتہ میقات سے احرام کے ساتھ گزرنا ہر حال میں واجب ہے، اور احرام کے بغیر میقات سے آگے نہیں بڑھ سکتے ہیں ورنہ دم لازم آئے گا۔
2. ممنوعاتِ احرام سے بچنا۔

گھر سے روانگی

یاد رکھئے احرام کسی مخصوص لباس کا نام نہیں بلکہ نیت کا نام ہے، احرام کی نیت کر کے انسان اپنے اوپر چند کاموں کو حرام کر لیتا ہے، جو عام حالات میں اس کے لئے حلال ہیں، اس لئے ابھی نیت نہ کریں، خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نفل احرام کے ادا کیجئے اور خوب عاجزی کے ساتھ اللہ

سے اپنے لئے، اپنے عزیز وا قارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے دعا مانگیں، جو عورتیں اس وقت ایام حیض یا نفاس کی وجہ سے نماز پڑھنے سے معذور ہوں وہ صرف دعا مانگنے پر اکتفاء کریں، پھر گھر سے مسنون طریقے سے نکلیں، اور یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

ائیر پورٹ پہنچ کر جب جہاز کی پرواز یقینی ہو جائے، تو اب احرام کی نیت کر لیں اور اگر جہاز میں بیٹھنے کے بعد میقات گزرنے سے پہلے نیت کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ بغیر احرام کی نیت کئے میقات سے گزر جانے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

نوٹ: جو عورتیں اپنے گھر سے براہ راست مدینہ منورہ جانے کی نیت سے روانہ ہوں وہ گھر سے نکلتے ہوئے احرام اور دیگر کام جو بیان ہوئے نہیں کریں گی، البتہ جب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوں گی تو اوپر ذکر کئے گئے تمام کام کرنے ہوں گے۔

احکام سفر

١ شریعت کی نظر میں جو مسلمان عورت اڑتالیس 48 میل (تقریباً اٹھتر 78 کلومیٹر) کے سفر کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے روانہ ہو، اسے مسافرہ کہتے ہیں، ایسی عورت پر شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہو جاتی ہے، اسے قصر کہتے ہیں۔

٢ فجر، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی جس طرح عام حالات میں پڑھی جاتی ہیں سفر میں بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔

٣ اگر کوئی مسافرہ کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گی تو اسے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

٤ اگر مسافرہ، مقیم امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہی ہو تو اسے ہر حال میں قصر نماز ہی پڑھنا ہوگی، اگر پوری نماز پڑھ لی تو گناہ گار ہوگی اور اگر پوری نماز پڑھنے کی صورت میں سجدہ سہو نہ کیا تو نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

٥ مسافرہ اپنے شہر سے نکلنے کے بعد اگر کسی جگہ قیام کا ارادہ کرے، اگر

اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کیا تو یہ مسافرہ اب وہاں مقیمہ ہوجائے گی اور اب اسے پوری نماز پڑھنا ہوگی، لہٰذا اگر کوئی عورت مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جاکر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کرے گی تو اسے وہاں پوری نماز پڑھنا ہوگی۔

٦ گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی، مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہوجانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی البتہ اڑتالیس 48 میل تقریباً اٹھتر 78 کلومیٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلتے ہی اس پر مسافروں والے احکام لاگو ہوجائیں گے۔

نیت

حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کرنے سے پہلے عورتیں احرام کا مخصوص نقاب پہن لیں، یاد رکھئے......! احرام کی حالت میں بھی عورت کو بے پردگی کی اجازت نہیں اور ایسا نقاب پہننے کی بھی اجازت نہیں جو چہرے سے لگا ہوا ہو، اس لئے ایسے نقاب کا انتظام کیجئے ،جو چہرے سے بھی نہ لگے اور بے پردگی بھی نہ ہو، بازار میں ایسے نقاب بآسانی دستیاب ہوتے ہیں۔

اب اگر صرف عمرہ کے لئے جارہی ہیں یا آپ نے حج تمتع کرنا ہے،تو صرف عمرہ کی نیت کیجئے اگر عربی میں یاد ہوتو عربی میں، ورنہ جس زبان میں چاہیں عمرے کی نیت کرلیں عربی میں نیت کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِىْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتی ہوں آپ اسے میرے لئے آسان فرمادیجئے اور میری طرف سے قبول فرمالیں۔

اور اگر آپ نے حج قران کرنا ہے،تو حج اور عمرے دونوں کی ایک ہی احرام

میں نیت کریں اور اگر حج افراد کرنا ہے تو صرف حج کی نیت کریں۔

نیت کرنے کے بعد خواتین آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارَ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ کے غصے اور آگ سے آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔

نوٹ: یہ یاد رہے کہ نیت اور تلبیہ کے بغیر احرام مکمل نہیں ہوتا۔

سفر کے دوران تلبیہ کثرت سے پڑھیں، یہ آپ کے لئے سب سے افضل ذکر ہے اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، ہر حالت میں تلبیہ پڑھتی رہیں، فضول گفتگو، اخبار و رسائل پڑھنے سے بچیں، کوشش کریں کہ موبائل کا استعمال کم

از کم ہو اور بند ہی کر دیں تو بہت ہی اچھی بات ہو گی اور اگر جہاز میں نماز کا وقت ہو جائے تو باوضو ہو کر قبلہ کی سمت معلوم کر کے قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں کسی کے منع کرنے پر نماز نہ چھوڑیں۔

یاد رکھئے......! جس طرح آپ کا یہ سفر ایک فرض کی ادائیگی کی نیت سے ہے، نماز بھی ایک اہم ترین فرض عبادت ہے، جس کا چھوڑنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں۔

نیت اور تلبیہ کے بعد آپ احرام کی پابندیوں میں داخل ہو چکی ہیں، لہٰذا احرام کی ممنوعات سے بچیں۔

یاد رکھئے......! ممنوعات چاہے آپ جان بوجھ کر کریں یا بھول کر، سوتے ہوئے کریں یا جاگتے ہوئے، اپنی خوشی سے کریں یا زبردستی کوئی آپ کو مجبور کر دے، ہر حال میں اس کا عوض اور بدلہ (قربانی، صدقہ یا روزہ) ادا کرنا ہو گا ممنوعات کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

میقات سے متعلق چند اہم مسائل

مسئلہ: احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لئے مستحب ہے، اسی طرح حائضہ کے لئے بھی مستحب ہے البتہ حائضہ کے لئے احرام کے دو نفل پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: حائضہ کے لئے بھی احرام کے بغیر میقات سے گزرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے احرام باندھ لیا پھر ایام حیض شروع ہو گئے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر حائضہ یہ سمجھ کر کہ حالت حیض میں احرام جائز اور درست نہیں، میقات سے بغیر احرام کے گزر جائے یا جان بوجھ کر یا بھول سے بغیر احرام باندھے میقات سے گزر جائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اس غلطی پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے توبہ کرے اور واپس میقات پر جا کر حج یا عمرے کا احرام باندھے اور اگر واپس میقات تک نہ جا سکتی ہو تو دم دیدے، اور ایک عمرہ بطور قضاء کرے۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر عمرہ کا احرام باندھ لیا لیکن ابھی طواف عمرہ شروع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ میقات پر واپس جا کر عمرہ کا تلبیہ پڑھے صرف تلبیہ پڑھنا کافی ہوگا نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں اور اگر واپس میقات تک نہ جا سکتی ہو تو دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: حائضہ میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر حج کا احرام باندھ لیا لیکن ابھی طواف قدوم یا وقوف عرفات شروع نہیں کیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ میقات پر واپس جا کر حج کا تلبیہ پڑھے صرف تلبیہ پڑھنا کافی ہوگا نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں اور اگر واپس میقات تک نہ جا سکتی ہو تو دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: حائضہ عورت میقات سے بغیر احرام کے گزر گئی اور بعد میں میقات پر جائے بغیر احرام باندھ لیا اور طواف یا وقوف عرفات شروع کر دیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ و استغفار کرے اور دم دیدے۔

بیت اللہ پر پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر اور تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کہیں، بہتر ہے راستہ سے ہٹ کر کھڑی ہوں تا کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور دعا مانگیں اگر یاد ہو تو اس دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

یا اللہ آپ سلام ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ،

اَللّٰهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَمُهَابَةً

یا اللہ اپنے اس گھر کی تعظیم وتکریم اور شرف وہیبت میں اضافہ کر

وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِ اعْتَمَرَهٗ تَشْرِيْفًا وَّتَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا

اور جو اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اسکی تعظیم وتکریم اور شرف اور ثواب کو بڑھا دے

افعال عمرہ

فرائض عمرہ: عمرہ میں دو فرض ہیں۔

۱ احرام۔

۲ طواف۔

واجبات عمرہ: عمرہ کے دو واجب ہیں۔

۱ صفا مروہ کی سعی کرنا۔

۲ سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے بقدر کٹوانا۔

طواف اور اقسام طواف

طواف سے مراد بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ چکر لگانا ہے، اور اس کی سات قسمیں ہیں:

طوافِ قدوم: آفاقیہ (میقات سے باہر رہنے والی) جب پہلی مرتبہ احرام کی حالت میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہو تو جو طواف کرے گی، اسے

طوافِ قدوم اور طوافِ تحیۃ کہتے ہیں، یہ اس آفاقیہ عورت کے لئے سنّت ہے جو صرف حج افراد یا حج قران کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہو، تمتع اور عمرہ کرنے والی آفاقیہ عورت کے لئے سُنّت نہیں ہے۔

طوافِ زیارت: اس کو طوافِ رکن، طوافِ حج، طوافِ فرض اور طوافِ افاضہ بھی کہتے ہیں، یہ حج کا رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا، اس کا وقت 10 ذِی الحجہ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور 12 ذِی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک کرنا واجب ہے، تاخیر کرنے سے دم واجب ہوتا ہے۔

طوافِ وداع: اِسے طوافِ صدر بھی کہتے ہیں، یہ آفاقیہ پر حج سے واپسی کے وقت کرنا واجب ہے، عمرہ سے واپس آنے والوں پر واجب نہیں۔

طوافِ عُمرہ: یہ عمرہ میں رکن اور فرض ہے۔

طوافِ نذر: یہ نذر ماننے والی عورت پر واجب ہوتا ہے۔

طوافِ تحیّۃ: یہ مسجد حرام میں داخل ہونے والی عورت کے لئے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ہے، لیکن اگر کسی نے کوئی دوسرا طواف کرلیا تو اس کے قائم مقام

ہو جائے گا۔

طوافِ نفل: یہ جس وقت چاہے کیا جا سکتا ہے۔

طواف شروع کرنے سے پہلے

طواف کے لئے مطاف (طواف کی جگہ) میں آئیں، حجر اسود کی طرف چلیں، حجر اسود کی سیدھ کے قریب پہنچ کر بیت اللہ کی طرف چہرہ کر لیں، حجر اسود کی سیدھ کے بائیں طرف کھڑی ہو کر (اس طرح کہ حجر اسود دائیں جانب ہو) عمرہ کے طواف کی نیت کریں۔

اے اللہ میں آپ کی رضا کیلئے عمرہ کا طواف کرتی ہوں آپ اسے میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمالیجئے۔

(زبان سے کہنا ضروری نہیں دل میں ارادہ اور نیت کر لینا بھی کافی ہے)

اب حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہوں اور دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح اٹھائیں اس طرح کہ ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف ہو اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى

رَسُوْلِ اللهِ کہیں پھر دونوں ہاتھ نیچے گرا دیں یہ حجر اسود کا استقبال ہے، پھر حجر اسود کو بوسہ دیں، یا ہاتھ یا لکڑی وغیرہ سے حجر اسود کو چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو نہ لگی ہوئی ہو اور ایسا کرنے سے کسی کو تکلیف نہ ہوتی ہو، چونکہ آج کل عموماً حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں بوسہ نہ دیں صرف اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف کریں گویا ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ رہے ہیں پھر بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ پڑھیں اور ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو چوم لیں۔

طواف

حجر اسود کی سیدھ میں کھڑی ہو کر حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد اسی حالت پر مڑ جائیں کہ قدم اپنی جگہ سے نہ ہٹیں اور طواف کرنا شروع کر دیں، اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے کسی فعل سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے،

دوران طواف نگاہ سامنے رکھیں، طواف کے دوران بیت اللہ کو دیکھنا بے ادبی ہے، بیت اللہ کی طرف سینہ اور پشت نہ کریں، دعا کرتی رہیں اور ذکر کرتی رہیں، طواف میں حطیم کو جو درحقیقت کعبہ شریف کا حصہ ہے، ضرور شامل کریں ورنہ طواف ادھورا رہ جائے گا۔

ایک بات قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ طواف کے وقت ہجوم میں جبکہ اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہوتا ہے، مسلسل کتاب یا قرآن شریف کو ہاتھ میں رکھنا اور نگاہ کتاب پر جما کر طواف کی دعائیں پڑھنا فرض کے برابر سمجھا جاتا ہے، چاہے کسی سے ٹکراتے جائیں، ٹھوکریں کھاتے جائیں اور چاہے کتاب وغیرہ گر کر قدموں میں کچل جائے (اور ایسا عموماً ہوتا ہے) اور اسی کو عبادت سمجھا جائے، یاد رکھئے جو دعائیں عام طور پر طواف کے دوران پڑھی جاتی ہیں، ان میں سے کوئی خاص دعا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول نہیں، اس لئے جو دعا یاد ہو اس کے ذریعے اللہ سے مانگیں، یا ذکر کریں، البتہ رکن یمانی (بیت اللہ کا وہ کونا جو حجر اسود سے پہلے ہے) سے حجر اسود کے درمیان یہ دعا

پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

پھر حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں اور حجر اسود کا استلام کریں، اس طرح طواف کا ایک چکر پورا ہوا، اسی طرح سات چکر پورے کریں، ہر چکر کے بعد جب حجر اسود کی سیدھ میں پہنچیں تو استلام کریں، سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا استلام کریں، آپ کا طواف پورا ہو گیا۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ طواف کے لئے باوضو رہنا اور پاک ہونا شرط ہے بغیر وضو کے اور ناپاکی کی حالت میں طواف نہیں ہوتا۔

واجبات، محرّمات اور مکروہاتِ طواف

واجباتِ طواف:

1. طہارت یعنی حَدثِ اکبر اور حَدثِ اصغر دونوں سے پاک ہونا یعنی حیض

ونفاس وجنابت سے پاک ہونا اور بے وضو نہ ہونا۔

۲ سترِ عورت ہونا یعنی جسم کا جو جو حصّہ چھپانا فرض ہے، اس کو چھپانا۔

۳ جو پیدل چلنے پر قادر ہو، اس کو پیدل طواف کرنا۔

۴ داہنی طرف سے طواف شروع کرنا، یعنی حجر اسود سے بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلنا۔

۵ حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

۶ پورا طواف کرنا یعنی طواف کے سات چکر پورے کرنا۔

۷ ہر طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھنا۔

محرماتِ طواف:

یہ چیزیں طواف کرنے والے کے لئے حرام ہیں:

۱ حَدثِ اکبر یعنی جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں اور حَدثِ اصغر یعنی بے وضو ہونے کی حالت میں طواف کرنا حرام ہے۔

۲ اس قدر سترِ کھلا ہونے کی حالت میں طواف کرنا، جس قدر ستر کھلا ہونے

سے نماز نہیں ہوتی یعنی چوتھائی عضو یا اس سے زیادہ۔

۳ بلا عذر سوار ہوکر یا کسی کے کندھے وغیرہ پر چڑھ کر، یا پیٹ یا گھٹنوں کے بَل چل کر یا الٹا ہوکر یا الٹی طرف سے طواف کرنا۔

۴ طواف کرتے ہوئے حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

۵ طواف کا کوئی چکّر یا چکّر کا کچھ حصّہ ترک کردینا۔

۶ حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

۷ بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کر کے طواف کا کچھ حصّہ بھی ادا کرنا حرام ہے، لیکن جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو استلام کرنے کے لئے حجرِ اسود کی طرف منہ اور سینہ کرنا جائز ہے۔

۸ طواف میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہاتِ طواف:

۱ طواف کے دوران فضول، بے ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا (بلاضرورت موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔

۲ خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت سے متعلق گفتگو کرنا۔

۳ ذکر یا دعا بلند آواز سے کرنا۔

۴ ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔

۵ حجر اسود کا استلام نہ کرنا۔

۶ حجر اسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اٹھانا۔

۷ طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا یعنی وقفہ کرنا، یا کسی دوسرے کام میں مشغول ہونا۔

۸ طواف کرتے ہوئے ارکان بیت اللہ پر، یا کسی اور جگہ دعا کے لئے کھڑے ہونا۔

۹ دورانِ طواف کھانا کھانا۔

۱۰ دو یا زیادہ طوافوں کو اکٹھا کرنا اور ان کے بیچ میں طواف کی دو رکعت نہ پڑھنا۔

۱۱ خطبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۲ فرض نماز کی تکبیر واقامت ہونے کے وقت طواف شروع کرنا۔

۱۳ دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت تکبیر پڑھے بغیر اٹھانا۔

۱۴ دوران طواف دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھنا۔

۱۵ پیشاب، پائخانہ کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔

۱۶ بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔

۱۷ بلا عذر جُوتا پہن کر طواف کرنا۔

۱۸ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

ملتزم پر دعا

آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کر کے اب ملتزم پر آئیں اور یہاں آ کر خوب دعا کریں یہاں دعا قبول ہوتی ہے،لیکن ایک بات کا خیال رکھئے کہ چونکہ ملتزم پر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے، اس لئے احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ چمٹیں اور نہ ہی ہاتھ لگائیں بلکہ صرف وہاں کھڑی ہو کر دعا مانگ لیں۔

ہجوم کے زمانے میں جب مردوں کے لئے بھی ملتزم پر جانا مشکل ہوتا ہے

اس وقت عورتوں کا مردوں کے ہجوم میں گھسنا شرعاً بالکل بھی ٹھیک نہیں، ہجوم کی صورت میں ملتزم کے سامنے دور ہی سے کھڑے ہوکر دعا مانگ لی جائے جہاں مردوں سے اختلاط نہ ہوتا ہو۔

ایک ضروری وضاحت: عام طور پر لوگ کعبہ شریف کے دروازے کو ملتزم سمجھتے ہیں اور اسی سے چمٹے رہتے ہیں، جبکہ ملتزم پر جگہ خالی ہوتی ہے، درحقیقت ملتزم حجر اسود اور کعبہ کے دروازے کی درمیانی دیوار کا نام ہے۔

طواف کی دو رکعت (واجب الطواف)

اب مقام ابراہیم پر آیئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز واجب الطواف ادا کیجئے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو کہیں بھی یہ دو رکعت ادا کی جاسکتی ہیں، مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ہی ان دو رکعت کی ادائیگی کو ضروری سمجھنا اور اس وجہ سے لوگوں کی تکلیف کا سبب بننا، انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے اور اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ یہ وقت وقت مکروہ نہ ہو اگر مکروہ وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لیں تو گناہ بھی ہوگا اور دوبارہ پڑھنا بھی واجب ہوگا اس لئے

مکروہ وقت گزرنے کا انتظار کریں۔

نوٹ: تین اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے:

١ صبح صادق سے اشراق کے وقت تک۔

٢ زوال کے وقت۔

٣ عصر اور مغرب کے درمیان۔

مسئلہ: اگر نماز فجر یا نماز عصر کے بعد طواف کیا تو دو رکعت ابھی نہ پڑھیں، اگر چاہیں تو عمرہ کے باقی افعال ادا کر کے احرام سے حلال ہو جائیں اور پھر جب وقت مکروہ ختم ہو جائے تو یہ دو رکعت ادا کر لیں۔

نوٹ: دو رکعت کا پڑھنا ہر طواف کے بعد واجب ہے، چاہے طواف نفل ہی کیوں نہ ہو۔

آبِ زم زم

طواف کی نماز سے فارغ ہو کر زم زم کے کنوئیں پر جانا اور آب زم زم پینا مستحب ہے لیکن چونکہ اب زم زم کے کنویں پر جانے کی قانونی اور انتظامی

اعتبار سے اجازت نہیں ہے، اس لئے پورے حرم شریف میں کولر رکھ دیئے گئے ہیں وہاں آیئے اور قبلہ رخ کھڑی ہو کر یا بیٹھ کر خوب آب زم زم پئیں، شروع میں **بِسۡمِ اللّٰهِ** اور آخر میں **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه** پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَآءٍ

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری سے شفاء کامل کا سوال کرتی ہوں۔

یادرکھئے......! زم زم کا پانی جس نیت سے پئیں گی وہ پوری کی جائے گی اور زم زم پیتے ہوئے دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

سعی کے لئے صفا پر جانے سے پہلے حجر اسود کی سیدھ میں آ کر حجر اسود کا نواں استلام کرنا مستحب ہے، لیکن اگر بھیڑ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسا کرنا ضروری نہیں، پھر سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی اور احکامِ سعی

سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ سعی کے لئے صفا کی جانب جائیں، باب الصفا سے جانا مستحب ہے، صفا پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پھر سعی کی نیت کریں، پھر قبلہ رخ ہو کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور تین مرتبہ اس طرح دعا مانگیں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے،

یُحْیِی وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے،

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی

وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

اور تن تنہا اسی نے دشمنوں کی جماعت کو شکست دی

اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور دعا کریں، پھر ذکر کرتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستون نظر آئیں تو مردوں کی طرح دوڑ نہ لگائیں بلکہ معمول کے مطابق عام رفتار سے ہی چلتی رہیں، ان ستونوں کو **میلین اخضرین** کہتے ہیں۔

ان کے درمیان اگر یاد ہو تو یہ دعا پڑھیں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَ كْرَمُ

پھر جب مروہ پہنچیں تو قبلہ رخ ہوکر **اَللّٰهُ اَ كْبَر** کہیں اور اسی طرح دعا مانگیں، جس طرح صفا پر مانگی تھی، صفا سے مروہ تک یہ ایک چکر ہو گیا، پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں درمیان میں وہی اعمال کریں جو صفا سے مروہ تک کئے تھے، جب صفا پر پہنچیں گے تو دوسرا چکر ہو گیا، اسی طرح سات چکر مکمل کریں، ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔

واجبات ومکروہاتِ سعی

واجباتِ سعی:

١ سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض ونفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہو۔

٢ سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)۔

٣ اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا۔

٤ عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا۔

٥ صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا۔

٦ ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی:

١ سعی کرتے وقت اس طرح خرید وفروخت یا بات چیت کرنا، جس سے

توجہ ہٹ جائے یا اذکار اور دعائیں پڑھنے سے مانع ہو یا تسلسل ترک ہوجائے (موبائل پر بات چیت بھی اسی میں داخل ہے)۔

٢ صفا اور مروہ کے اوپر نہ چڑھنا۔

٣ سعی میں بلا عذر تاخیر کرنا۔

٤ سترِ عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو حصہ چھپانا فرض ہے اس کو نہ چھپانا۔

٥ سعی میں میلین (سبز ستونوں) کے درمیان مردوں کی طرح دوڑنا یا تیزی سے چلنا۔

٦ سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ فاصلہ کرنا، کیونکہ یہ موالات (پے درپے) ہونے کے خلاف ہے اور موالات سنت ہے۔

نوٹ: طواف اور سعی میں موالات (اتصال، پے درپے) ہونا یعنی طواف سے فارغ ہوکر فوراً ہی سعی کے لئے نکلنا سنت ہے۔

قصر یعنی بال کٹوانا

خواتین کے لئے سر کے سارے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر

کتروانا سنت ہے اور کم از کم چوتھائی بالوں کو ایک پورے کے برابر کتروانا واجب ہے۔

اپنے سر اور پیشانی کے بالوں کو اپنے آقا کے سپرد کردیں، جیسے غلاموں اور کنیزوں کے بال غلامی کے ثبوت میں کاٹ دیئے جاتے ہیں کہ "اے میرے مولیٰ......! یہ لیجئے میرے پیشانی کے بالوں کو پکڑ کر مجھے اپنا بنا لیجئے اور مجھے توفیق بندگی عطا فرما دیجئے۔"

قصر کروانے کے بعد آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اب آپ احرام سے حلال ہو چکی ہیں، احرام کی پابندیاں ختم ہوچکی ہیں، اب آپ غسل کیجئے، خوشبو لگائیے، عمدہ لباس (شریعت کے مطابق) زیب تن کیجئے۔

مسئلہ: اگر حج یا عمرے کے تمام افعال سوائے بال کٹوانے کے ادا کر لئے ہیں تو حج اور عمرہ کرنے والی عورت خود اپنے بال بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسروں کے بال بھی کاٹ سکتی ہے، اور اگر افعال پورے نہیں ہوئے تو نہ اپنے بال کاٹ سکتی ہے نہ ہی دوسروں کے۔

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں دوران قیام کئے جانے والے اعمال

مبارک ہو کہ آپ کا عمرہ بحسن وخوبی مکمل ہو چکا ہے،اب آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں ہے، ان اوقات کو غنیمت سمجھئے اور خوب عبادات، طواف، ذکر واذکار اور دین سیکھنے اور سکھانے میں اپنے اوقات کو صرف کیجئے،طواف کرنا سب سے افضل ہے، خوب طواف کیجئے اور اس کا ثواب اپنے عزیز واقارب چاہے زندہ ہوں یا انتقال ہو چکا ہو انہیں پہنچائیں،ہم سب پر سب سے زیادہ حقوق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں ، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی طواف کیجئے۔

اگر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں، تو تنعیم (مسجد عائشہ) یا جعرانہ جاکر احرام باندھیں اور افعال عمرہ کو اسی ترتیب سے ادا کریں جو بیان کی گئی،لیکن صرف طواف کرتے رہنا افضل ہے، بازار جانے اور لغویات میں لگنے سے اپنے آپ کو بچائیے۔

عورتیں اور باجماعت نماز

عورتوں کے لئے مسجد میں جا کر باجماعت نماز پڑھنے سے بہتر اور افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھا کریں، عام طور پر عورتیں گھروں ہی میں نماز کا اہتمام کرتی ہیں لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقع پر بسا اوقات نمازیں باجماعت پڑھنے کی نوبت آجاتی ہے اور چونکہ عورتیں جماعت کی نماز کے مسائل اور جماعت میں شامل ہونے کے طریقہ سے عام طور پر ناواقف ہوتی ہیں، اس لئے بعض اوقات ان سے بڑی غلطیاں سرزد ہوجاتی ہیں، اس لئے اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی کہ باجماعت نماز سے متعلق کچھ مسائل کو ذکر کردیا جائے تاکہ نمازیں محفوظ رہ سکیں، البتہ یہ بات ضرور ملحوظ رہے کہ بہرحال عورتوں کے لئے اپنے قیام کی جگہ ہی میں جہاں نامحرموں کا آنا جانا نہ ہو نماز پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: امام کے پیچھے نماز پڑھنے والی کو مقتدیہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: جس جماعت کی نماز میں عورتیں شامل ہوں اس کی صفوں کی ترتیب

اس طرح ہونی چاہئے کہ پہلے مردوں کی صفیں ہوں پھر بچوں کی اور پھرعورتوں کی صف ہو۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے مردوں کے بیچ میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس سے مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت کسی امام کے پیچھے نماز پڑھ رہی ہے، تو وہ نماز میں قراءت نہیں کرے گی بلکہ امام کا قراءت کرنا ہی اس کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ: مقتدیہ کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے۔

مسئلہ: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت مل گئی اور وہ پوری رکعت شمار ہوگی اور اگر رکوع کے بعد شامل ہوئی تو اس رکعت کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرنا ہوگا، جس کا طریقہ آگے لکھا جارہا ہے۔

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں صرف آخری قعدہ امام کے ساتھ ملا کوئی

رکعت نہ ملی تب بھی جماعت کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: جس عورت کی امام کے ساتھ کچھ رکعتیں چھوٹ جائیں اسے مسبوقہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: مسبوقہ کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ جتنی نماز مل جائے اسے ادا کرے اور امام کے نماز ختم کرنے پر سلام پھیرے بغیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے اور اپنی نماز مکمل کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کے لئے ضروری ہے کہ اس کی جتنی رکعتیں چھوٹ گئیں ہیں ان کو قراءت کے ساتھ ادا کرے اور ان رکعتوں کی ادائیگی کے دوران کوئی غلطی ہوجائے تو سجدہ سہو کرے۔

مسئلہ: مسبوقہ کو اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنی چاہیئے کہ پہلے قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی ہے)رکعتیں ادا کرے اور اس کے بعد بغیر قراءت والی (یعنی جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت نہیں ملائی جاتی

)رکعتیں ادا کرے، اور جو رکعتیں امام کے ساتھ ادا کر چکی ہے اس کے حساب سے پہلا اور آخری قعدہ (تشہد، التحیات) کرے، یعنی ان رکعتوں کو ملا کر جو دوسری اور آخری رکعت ہو اس میں قعدہ کرے۔

مثال نمبر 1: ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں امام کے رکوع سے کھڑے ہونے سے پہلے پہلے کوئی عورت امام کے ساتھ شریک ہوئی، تو اس کو مکمل نماز امام کے ساتھ مل گئی، وہ امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ سلام پھیر دے۔

مثال نمبر 2: اگر کوئی عورت امام کے ساتھ ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں شریک ہوئی، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، اور اس رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال نمبر 3: اگر کوئی عورت امام کے ساتھ ظہر کی نماز کی تیسری رکعت میں

شریک ہوئی، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، اور باقی رہ جانے والی دونوں رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے (اس لئے کہ یہ ان ملی ہوئی رکعتوں کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے) اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

مثال نمبر 4: اگر کوئی عورت امام کے ساتھ ظہر کی نماز کی چوتھی رکعت میں شریک ہوئی، تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بغیر سلام پھیرے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، اور باقی رہ جانے والی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے دوسری رکعت ہے، پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی

ہوجائے اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت پڑھے، پھر رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے، کیونکہ یہ اس ملی ہوئی رکعت کے اعتبار سے تیسری رکعت ہے، پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتی ہوئی کھڑی ہوجائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے لیکن اس کے ساتھ سورت نہ ملائے اور رکوع سجدہ سے فارغ ہوکر آخری قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔

ضروری وضاحت: کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ وہ پوری رکعت مل گئی اور رکوع چھوٹ جانے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ گویا وہ پوری رکعت چھوٹ گئی۔

مسئلہ: اگر کوئی بالغہ عورت دوران جماعت کسی مرد کے برابر میں بغیر کسی حائل کے کھڑی ہوجائے یا مرد کے آگے کھڑی ہوجائے تو اس سے مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی۔

نوٹ: ضرورت کی بناء پر چند مسائل کو ذکر کیا گیا ہے، تفصیلی مسائل معلوم کرنے اور اپنی نمازوں کو درست طریقہ پر ادا کرنے کے لئے نماز کے

مسائل پر مشتمل مستند کتابوں کا مطالعہ کریں اور فوری پیش آنے والے مسائل کسی مستند عالم دین سے دریافت کریں۔

نماز جنازہ

جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے، اگر کچھ لوگ پڑھ لیں تو یہ فرض تمام لوگوں کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔

عورتوں کو چونکہ نماز جنازہ پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اس لئے عام طور پر عورتیں نماز جنازہ کے طریقے سے ناواقف ہوتی ہیں، لیکن حرمین شریفین کی حاضری کے موقع پر عورتوں کو بعض اوقات نماز جنازہ پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے، اس لئے مختصر طور پر نماز جنازہ کا طریقہ ذکر کیا جاتا ہے اسے اچھی طرح سمجھ لیں۔

١ نماز جنازہ شروع کرنے سے پہلے نیت کی جائے۔

٢ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ تکبیر تحریمہ (نماز کی پہلی تکبیر) کی طرح سینہ تک اٹھائے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو نماز کی طرح باندھ لے۔

٣ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔

۴ پھر دوسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھیں۔

۵ پھر تیسری تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اگر میت بالغ مرد یا عورت کی ہو تو یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا

اگر میت نابالغہ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا

وَّاجْعَلْهَالَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

❻ پھر چوتھی تکبیر کہیں لیکن ہاتھ نہ اٹھائیں اور نماز کی طرح دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں چار مرتبہ تکبیر کہنا فرض ہے، لیکن ہاتھ صرف پہلی تکبیر میں اٹھائے جاتے ہیں ہیں۔

مسئلہ: اگر یہ معلوم نہ ہوسکے کہ میت بالغ کی ہے یا نابالغ کی یا ایک ساتھ کئی میتوں کی نماز جنازہ اکٹھی پڑھی جارہی ہوتو تیسری تکبیر کے بعد بالغوں والی دعا پڑھی جائے گی۔

مسئلہ: حرمین شریفین میں عام طور پر امام ایک سلام پھیر کر نماز جنازہ ختم کردیتے ہیں اس لئے امام کے سلام پھیرنے کے بعد دوسرا سلام خود پھیر دیں۔

مسئلہ: اگر نماز جنازہ میں شامل ہوتے ہوئے کچھ تکبیریں چھوٹ گئی ہوں تو امام کے ساتھ شامل ہوجائیں اور سلام پھیرنے سے پہلے چھوٹی ہوئی

تکبیرات کہہ کر سلام پھیر دیں، واضح رہے کہ اس صورت میں صرف تکبیرات کہی جائیں گی ان کے بعد پڑھے جانے والے اذکار نہیں پڑھے جائیں گے۔

حرمین شریفین سے متعلق چند ضروری مسائل

مسئلہ: اگر جماعت کی نماز میں عورت مرد کے دائیں، بائیں یا آگے کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس لئے حرم شریف میں اگر جماعت سے نماز پڑھنا چاہیں تو مردوں کے درمیان نماز ادا نہ کریں بلکہ عورتوں کے لئے مقررہ مقامات پر جماعت سے نماز ادا کریں، ورنہ مردوں کی نماز آپ کی وجہ سے فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، لہٰذا حرمین شریفین میں عصر کے بعد طواف، ذکر ودعا، درود شریف میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: فجر کی سنتوں کا وقت فجر کے فرائض سے پہلے ہے، اگر خدانخواستہ کسی کی فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں، تو پھر انہیں فرائض کے فوراً بعد ادا نہ

کریں، بلکہ سورج طلوع ہوجانے کے بعد جب اشراق کا وقت شروع ہوجائے، اس وقت ادا کریں۔

مسئلہ: عام حالات میں عورتوں کے لئے نماز جنازہ نہیں ہے، لیکن حرمین شریفین میں حاضری کے موقعہ پر اگر نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو عورتیں شریک ہوسکتی ہیں، اس لئے عورتیں نماز جنازہ کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیں، نماز جنازہ کا طریقہ آگے بیان کیا جارہا ہے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرنا، اس کی طرف تھوکنا، قرآن شریف پر ٹیک لگانا، اسے زمین پر رکھنا، اس کا تکیہ بنانا بڑی بے ادبی اور گناہ کی بات ہے، ان سب باتوں سے بچنا ضروری ہے۔

مسئلہ: سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز شروع ہونے سے پہلے نفل نماز نہ پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے حرمین شریفین جا کر مسجد میں نماز پڑھنا بھی جائز ہے، البتہ افضل یہی ہے کہ عورتیں گھر میں نماز پڑھیں، اگر عورتیں

جماعت کے ساتھ نماز میں شامل ہونا چاہیں تو جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ اور ضروری مسائل اچھی طرح سیکھ لیں۔

مسئلہ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بازاروں میں، جو گوشت فروخت ہوتا ہے، اس کے حکم کی تفصیل یہ ہے کہ:

١ اگر وہ تازہ ہے، اور وہیں ذبح کیا گیا ہے، تو اس کا استعمال جائز ہے۔

٢ یا وہ تازہ تو نہیں لیکن کسی اسلامی ملک سے درآمد کیا گیا ہے تو اس کا استعمال بھی جائز ہے۔

٣ یا وہ گوشت کسی غیر مسلم ملک سے درآمد کیا گیا ہے اور اس کے جائز ہونے کی تصدیق مسلمانوں کی کسی مستند جماعت نے کر دی ہے تو ایسے گوشت کا استعمال بھی جائز ہے اور اگر کسی گوشت کے بارے میں یہ سب معلومات نہیں تو اس کا استعمال بھی جائز نہیں۔

مقاماتِ قبولیت دُعا

❶ میدان عرفات ❷ شب مزدلفہ ❸ مزدلفہ میں بعد نماز فجر ❹ رمی جمار کے بعد ❺ جب پہلی مرتبہ کعبہ پر نظر پڑے ❻ صفا پر ❼ مروہ پر ❽ سعی کرتے ہوئے ❾ میلین اخضرین کے درمیان ❿ مطاف میں ⓫ مقام ابراہیم پر ⓬ ملتزم پر ⓭ حطیم میں ⓮ میزاب رحمت کے نیچے ⓯ آب زم زم پی کر ⓰ بیت اللہ کے اندر ⓱ حجراسود اور رکن یمانی کے درمیان اور ⓲ طواف وداع کے بعد۔

جنایات

جنایات سے مراد ہر ایسا کام کرنا جو احرام یا حرم کی وجہ سے منع ہو چاہے جان بوجھ کر کرے یا بھول کر۔

جنایات دو قسم کی ہیں:

(الف) احرام کی جنایات: یعنی وہ چیزیں جن کا احرام میں کرنا منع ہے، اور

یہ عورت کے حق میں سات ہیں:

١ خوشبو استعمال کرنا۔

٢ چہرہ کو اس طرح ڈھانکنا کہ کپڑا چہرے سے ٹکرائے۔

٣ بال دُور کرنا یا بدن سے جُوں مارنا یا جُدا کرنا۔

٤ ناخن کاٹنا۔

٥ جماع (ہم بستری) کرنا۔

٦ واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔

٧ خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔

(ب) حرم کی جنایات: یعنی جن امور کا حدودِ حرم میں کرنا منع ہے، چاہے وہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

١ حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

٢ حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔

نوٹ: جنایت کے ارتکاب سے صدقہ یا دم یعنی پوری بکری، بھیڑ، یا اونٹ/

گائے کا ساتواں حصّہ، یا بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ ذبح کرنا ہوتا ہے، تفصیل کے لئے بوقتِ ضرورت کسی مستند عالم سے رجوع کریں۔

نوٹ: اس وقت چند ضروری باتیں یاد رکھیں:

١ اگر نوچنے، کھجانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں، تین سے زائد بال پر پونے دو کیلو گیہوں صدقہ کرنا ہوگا۔

٢ اگر عبادت والے عمل مثلاً وضو کرتے ہوئے داڑھی کے تین بال گریں تو ایک مٹھی گیہوں کا صدقہ ہے اور اگر تین سے زائد گریں تو پونے دو کیلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کریں۔

٣ سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال جواز خود گریں، ان پر کچھ صدقہ نہیں ہے۔

٤ دَم کا حدودِ حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر جائز نہیں ہے۔

٥ صدقہ یا قیمتِ صدقہ کہیں بھی دیا جاسکتا ہے۔

٦ جنایت سے واجب ہونے والے دَم کا گوشت خود کھانا یا کسی مال دار کو

کھلانا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: یاد رکھئے مال داری کے گھمنڈ میں جان بوجھ کر جنایت کرنا، اور یہ کہنا کہ ہم دم دے دیں گے، یہ بڑی ناشکری اور سخت گناہ کی بات ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ عبادت قبول نہ ہو، اگر کسی نے ایسا کرلیا ہے تو توبہ کرے اور دم بھی دے۔

مسائل احرام

مسئلہ: احرام کی حالت میں اگر احتلام ہوجائے تو اس سے احرام میں کوئی فرق نہیں پڑتا، کپڑے اور جسم میں جہاں ناپاکی لگی ہے، اسے دھوکر غسل کرلیں، اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہوتو دوسری چادر استعمال کرلیں، لیکن اس بات کا خیال رکھیں کہ خوشبودار صابن استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کے لئے موزہ اور دستانہ پہننا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں عورت کو اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانکنا منع ہے

کہ کپڑا چہرے کو مس کرے، نہ تمام چہرے کو ڈھانکے نہ اس کے بعض حصہ کو، البتہ نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس سے چہرے کو کپڑا لگتا ہے، ایسی صورت میں اگر چہرے پر کپڑا گھنٹہ بھر سے کم لگا تو ایک مٹھی گیہوں یا اس کی قیمت کی رقم خیرات کرنا واجب ہے، ہاں ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: عورت کو چہرے کے علاوہ جسم کے باقی حصہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن اور کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کرکے پھینک دینا منع ہے، لیکن موذی جانور کا مارنا مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، بھڑ وغیرہ مارنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبو استعمال کرنا، سر یا داڑھی میں مہندی لگانا، ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصہ سے بال دور کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں جماع کا تذکرہ اور جماع کے اسباب، جیسے بوسہ

لینا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

مسئلہ: یوں تو کوئی بھی گناہ بغیر احرام کے بھی جائز نہیں، لیکن احرام کی حالت میں کوئی گناہ کا کام کرنا خاص طور سے منع ہے، ساتھیوں کے ساتھ یا دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں کمبل، لحاف، رضائی وغیرہ اوڑھنا جائز ہے، لیکن خیال رہے کہ سر اور منہ نہ ڈھکا جائے، باقی تمام بدن اور پیروں کو بھی ڈھانکنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا اپنے سر پر دیگ، چارپائی وغیرہ اٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں اوندھا لیٹ کر تکیہ پر منہ یا پیشانی رکھنا مکروہ ہے، سر یا رُخسار کو تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا، یا سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال گرنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دُور کرنا اور بکھرے ہوئے بالوں کوسنوارنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں آئینہ دیکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں دانت اکھڑوانا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بھی مسواک کرنا سنت ہے،خوشبو دار منجن،ٹوتھ پیسٹ،ٹوتھ پاؤڈر کا استعمال کرنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے،خوشبودار پھل یا پھول جان بوجھ کر سونگھنا بھی منع ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں خوشبودار صابن کے استعمال سے صدقہ واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں غلاف کعبہ کے نیچے اس طرح داخل ہونا کہ چہرہ یا اس کا کچھ حصہ غلاف سے چھپ جائے ،مکروہ ہے،لیکن اگر کعبہ کے پردہ کے نیچے داخل ہوجائے ، یہاں تک کہ پردہ اس کو ڈھانپ

لے، لیکن کعبہ کا پردہ اس کے چہرے کو نہ لگے تو مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ: احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر کسی نے نفل نہیں پڑھے، تو کوئی جنایت لازم نہیں آئے گی۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ نیت احرام سے پہلے بدن کو خوشبو لگائے لیکن ایسی خوشبو نہ لگائے، جس کا جسم احرام کے بعد بھی باقی رہے۔

مسئلہ: بعض ہوائی جہاز والے ہاتھ منہ پونچھ کر تروتازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر (رومال) دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں، خیال رہے کہ احرام کی حالت میں اس طرح کے خوشبودار کپڑے سے منہ یا ہاتھ پونچنا منع ہے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے موقع پر احرام کی نیت کرنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھے، احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت ہے۔ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحۃ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت

میں **سورۃ الاخلاص** پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں زخم یا تکلیف کی وجہ سے پٹی باندھنا جائز ہے۔

مسائل طواف

مسئلہ: طواف کے درمیان باوضو رہنا ضروری ہے، لہٰذا طواف شروع کرنے سے پہلے وضو کرلے اور پورے طواف تک باوضو رہے، اگر طواف کے پہلے چار چکروں میں وضو ٹوٹ جائے، تو وضو کرکے طواف نئے سرے سے شروع کرنا افضل ہے، اور اگر چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹے تو وضو کے بعد اختیار ہے کہ چاہے طواف نئے سرے سے شروع کرے یا جہاں سے چھوڑا تھا وہاں سے طواف پورا کرے۔

مسئلہ: طواف کے لئے نیت شرط ہے، بلا نیت اگر کوئی بیت اللہ کے چاروں طرف سات چکر لگائے تو طواف نہ ہوگا اور دل میں طواف کا ارادہ ہونا نیت کے لئے کافی ہے، زبانی نیت ضروری نہیں۔

مسئلہ: عمرہ کرنے والی عورت کا تلبیہ پڑھنا بیت اللہ پر نظر پڑتے ہی ختم

ہوجاتا ہے، اس لئے اب تلبیہ نہ پڑھے۔

مسئلہ: حجر اسود کا استلام کرے تو یہ بات اچھی طرح یادر کھے کہ استلام کرتے وقت لوگوں کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہوجانے کا خوف ہوتا ہے، اور اس وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہوتا ہے، لہٰذا اس کا خیال رہے کہ سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے، ورنہ ایسی حالت میں یہ سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کرکے کی گئی ہے، اگر ایسا ہوجائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصّہ کو دوبارہ کرے، ہجوم میں چونکہ اس طرح کرنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکّر کو دوبارہ کرے، ورنہ جزا لازم ہوجائے گی، اسی لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ نہ دے بلکہ دور ہی

سے اشارہ کرکے استلام کرے۔

مسئلہ: استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی فوجی طریقہ سے داہنی طرف مڑ جائے، بیت اللہ کے دروازہ کی طرف اس طرح چلے کہ بایاں کندھا بیت اللہ کی طرف رہے اور طواف شروع کرے۔

مسئلہ: اگر کسی نے حالت احرام میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں خیرات کرنا واجب ہوگا، اس لئے احرام کی حالت میں حجر اسود کو نہ ہاتھ لگائے اور نہ بوسہ دے، ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھوں کا بوسہ لے۔

مسئلہ: حطیم کو شامل کرکے طواف کرنا واجباتِ طواف میں سے ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے، اگر ایسا کر لیا تو طواف کے اس حصے کو یا اس خاص چکّر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے ورنہ جزا

لازم ہوگی۔

نوٹ: طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا یا کسی اور کام میں مشغول ہوجانا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو اس کو چھوڑ دے، مثلاً بلا ضرورت ادھر اُدھر دیکھنا، منہ پر ہاتھ رکھنا، ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ اسی طرح طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے دوڑنا بھی طواف کے آداب کے خلاف ہے، طواف میں اطمینان وسکون سے چلنا چاہیئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ ادھر اُدھر نہ کرے، دعاؤں کے ساتھ ساتھ درُود شریف پڑھتی رہے، کیونکہ درودشریف افضل عبادت ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے یا نماز کی طرح ہاتھ نہ باندھے۔

مسئلہ: طواف میں اذکار اور دعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے، اس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے۔

مسئلہ: طواف میں دعا مانگنا، قرآن مجید کی تلاوت سے افضل ہے۔

مسئلہ: طواف میں نمازیوں کے سامنے سے گزر سکتے ہیں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی پر پہنچے تو اس کو صرف داہنے ہاتھ سے چھونا سنت ہے، لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو، اس کو بوسہ دینا یا بائیں ہاتھ سے چھونا خلافِ سنت ہے، اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے ایسے ہی گزر جائے۔

مسئلہ: شروع طواف اور ختم طواف ملا کر حجر اسود کا آٹھ مرتبہ استلام ہوتا ہے، اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آٹھویں مرتبہ سُنّتِ مؤکدہ ہے، باقی میں بعض کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے، استلام نہ کرنا مکروہاتِ

طواف میں سے ہے، لہٰذا کراہت سے بچنے کے لئے ہر چکّر کے پورا ہونے پر استلام کرے۔

مسئلہ: بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا اور بیت اللہ کو دیکھنا صحیح نہیں بیت اللہ کی طرف منہ کرنا صرف حجرِ اسود کے استقبال کے وقت جائز ہے۔

نوٹ: دورانِ طواف بیت اللہ کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے، جو حرام کے زمرہ میں آتا ہے، اگر ایسا ہوجائے تو اس خاص حصّہ کا لوٹانا واجب ہے، لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں جزا لازم ہوجائے گی۔

مسئلہ: حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا سنّت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکّر میں بھی، ہر بار یہ کہے

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

مسئلہ: بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا مکروہ ہے، آج کل لوگ اس بری عادت میں مبتلا ہیں اس سے بچیں، موزہ پہن کر طواف کرسکتی ہیں۔

مسئلہ: بعض خواتین یہ سمجھتی ہیں کہ طواف اس وقت تک مکمل نہیں ہوگا، جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی الگ الگ دعائیں نہ پڑھ لی جائیں، یہ خیال غلط ہے، طواف کے لئے نیت شرط ہے اس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: حج قران کرنے والی خواتین طوافِ عمرہ، طوافِ قدوم اور طوافِ نفل میں تلبیہ پڑھ سکتی ہیں اور حج افراد کرنے والی خواتین بھی طوافِ قدوم اور طوافِ نفل میں تلبیہ پڑھ سکتی ہیں، البتہ دعا مانگنا تلبیہ پڑھنے سے افضل ہے، قارنہ اور مفردہ کے علاوہ کے لئے طواف میں تلبیہ پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ: طواف کے چکروں میں ہر چکّر کا لگاتار ہونا سنّت مؤکدہ ہے، لہٰذا طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے، بیت اللہ کے

کونوں پر یا مطاف میں کسی اور جگہ دوران طواف دعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے، کیونکہ یہ طواف کے لگا تار ہونے کے خلاف ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف فرض نماز یا نماز جنازہ شروع ہوجائے، تو طواف روک دیں اور عورتوں کے مجمع میں شامل ہو کر نماز میں مشغول ہوجائیں، نماز سے فارغ ہوکر اسی جگہ سے طواف شروع کردیں، جہاں چھوڑا تھا۔

مسئلہ: خواتین نماز سے اتنی دیر پہلے طواف شروع کریں کہ ان کا طواف نماز سے اتنی دیر پہلے ختم ہوجائے جس میں وہ عورتوں کے مجمع میں نماز کے لئے پہنچ جائیں ورنہ مردوں کی نماز خراب کرنے کے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے۔

مسئلہ: طواف اور سعی کیلئے محرم کا ساتھ ہونا ضروری نہیں، بغیر محرم کے بھی ادا ہوجاتے ہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض نفاس کی مجبوری کی وجہ سے طواف قدوم نہ کرسکے

تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا تو اس پر واجب ہے کہ حیض ختم ہونے کا انتظار کرے، جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے عمرہ ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہو گئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حیض آنے کی وجہ سے عمرہ کا احرام فاسد ہو گیا، اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد نیا احرام باندھ لیا تو اس کا یہ عمل ناجائز ہے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کر کے حلال ہو جائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضاء کرے اور دو دم دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حیض کے ایام شروع

ہوگئے اور اس کو عمرہ کا طواف کرنے کا موقع نہیں ملا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جانا پڑا تو یہ عورت مدینہ منورہ میں بھی حالت احرام ہی میں رہے گی اور مدینہ منورہ سے واپسی پر نیا احرام نہیں باندھے گی اور پرانے احرام ہی میں عمرہ ادا کرے گی۔ اگر اس عورت نے مدینہ منورہ سے واپسی پر نئے احرام کی نیت کرلی تو اس نے ایک ناجائز عمل کا ارتکاب کیا اس صورت میں وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے، فی الحال ایک عمرہ ادا کرکے حلال ہوجائے پھر دوسرا احرام جو اس نے ترک کیا تھا اس کی وجہ سے واجب ہونے والے عمرہ کی قضاء کرے اور دو دم دے دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع ہوگئے تو حیض کی حالت ہی میں سعی کرلے کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد حیض کے ایام شروع

ہوگئے اور وہ اپنی کم علمی کی بناء پر یہ سمجھی کہ حالت حیض میں سعی کرنا جائز نہیں اس لئے وہ سعی کئے بغیر جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی تو اس کا احرام ابھی تک باقی ہے اسی احرام کے ساتھ مکہ مکرمہ واپس آ کر عمرہ کے بقیہ افعال ادا کرے اور احرام سے حلال ہوجائے، اگر مذکورہ عورت نے پہلے عمرہ کے افعال ادا کئے بغیر نیا احرام باندھ لیا تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے پچھلے عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو اور پھر عمرہ کی قضاء کرے اور دو دم دے دے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی، لیکن حیض کی وجہ سے 9 ذی الحجہ یعنی یوم عرفہ تک عمرہ کرنے کا موقع نہیں ملا تو ایسی عورت عمرہ کا احرام کھول کر حلال ہوجائے اور اس کا طریقہ یہ کہ کوئی بھی ایسا عمل کرلے جو احرام کی وجہ سے کرنا منع ہے، مثلاً عمرہ کا احرام ختم کرنے کی نیت سے خوشبو لگالے، عمرہ کا احرام ختم کرنے کے بعد حج کا احرام باندھ لے اور حج پورا ہونے کے بعد عمرہ کا احرام مسجد

عائشہ یا حل میں سے کسی بھی جگہ سے باندھ کر اس پہلے والے عمرہ کی
قضاء کر لے اور ایک دم دے دے، واضح رہے کہ اس صورت میں
اس عورت کا حج، حج افراد کہلائے گا، جس میں قربانی یعنی دم شکر دینا
ضروری نہیں البتہ عمرہ کا احرام توڑنے کی وجہ سے دم جبر دینا ہوگا۔

سیلان رحم (لیکوریا)

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی شرمگاہ سے
باہر آئے اسے سیلان رحم (لیکوریا) کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: سیلان رحم نجس ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اگر کپڑے پر لگ
جائے تو دیگر ناپاک چیزوں کی طرح اسے بھی دھویا جائے گا۔

مسئلہ: بعض خواتین کو بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے، جس کی وجہ سے ان
کو نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، ایسی عورت پر
واجب ہے کہ روئی وغیرہ سے اس کو روکنے کی کوشش کرے، اگر اس
کے باوجود نہ رکے تو کسی ایک نماز میں تجربہ کرے کہ اس نماز کے

پورے وقت میں سنتوں اورنوافل کے علاوہ صرف فرض نماز ناپاک پانی آئے بغیر ادا کرسکتی ہے یانہیں، اگرصرف فرض نماز بھی ادانہیں ہوسکتی تو اب یہ عورت شرعاً معذور کے حکم میں داخل ہے، اس لئے اب یہ عورت ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضوکرے، اس دوران اس ناپاک پانی کے آنے کی وجہ سے وضونہیں ٹوٹے گاالبتہ نماز کا وقت گزرتے ہی وضوٹوٹ جائے گا اور دوسری نماز کے لئے نیا وضوکرنا ہوگا اور یہ معاملہ اس وقت تک چلے گا جب تک یہ عذرختم نہ ہوجائے۔اور اگر نماز کے پورے وقت میں اتنی دیر پاکی کی حاصل ہوجاتی ہے جس میں صرف فرض نماز ادا ہوسکتی ہوتو یہ عورت شرعاًمعذورنہیں شمار ہوگی۔

مسئلہ: اگرکوئی عورت سیلان رحم کی وجہ سے پوراطواف ایک وضو سے ادانہیں کرسکتی تو وہ روئی وغیرہ سے اس ناپاک پانی کو روکنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم اتنی کثرت سے ہے کہ روئی وغیرہ سے بھی نہیں رکتا اور یہ عورت شرعاً معذور بھی نہیں، تو ایسی عورت پر واجب ہے کہ دوران طواف جب کبھی یہ ناپاک پانی آجائے تو مطاف سے نکل کر وضو کرلے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کرکے باقی ماندہ طواف پورا کرلے، نئے سرے سے طواف شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: اگر سیلان رحم میں مبتلا عورت شرعاً معذور کے حکم میں ہے تو ہر نماز کے لئے وضو کرلے اب اس نماز کے پورے وقت میں اس کا وضو سیلان کی وجہ سے نہیں ٹوٹے گا، اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے کرلے، البتہ اگر دوران طواف نئی نماز کا وقت شروع ہوگیا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا چاہے ناپاک پانی آئے یا نہ آئے۔

مسئلہ: اگر طواف کے چار چکر پاکی کی حالت میں کئے اور چار چکر کے بعد ناپاک پانی آگیا اور باقی کے چکر ناپاکی کی حالت میں ہوئے تو ایسی

عورت پورے طواف کو لوٹائے یا ناپا کی کی حالت میں کئے ہوئے ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت اپنی کم علمی کی بناء پر سیلان رحم کو ناقض وضو شمار نہ کرے اور اسی حالت میں طواف کر لے تو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور اس طواف کو لوٹائے ورنہ دم دینا ہوگا۔

مسائل سعی

مسئلہ: جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف اور طواف کی دو رکعت پڑھنے کے بعد سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا سنت ہے، اس لئے نویں بار حجرِ اسود کا استلام کر کے صفا پر آئے۔

مسئلہ: نئ تعمیر کے بعد صفا کی بلندی کے اول حصہ تک چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آجائے کافی ہے۔

مسئلہ: سعی کرنے والی عورت کے لئے سنت ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کر سعی کی نیت کرے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر چڑھنے کے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا مانگیں۔

مسئلہ: حج کی سعی اگر طوافِ قدوم کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے کرے، تو سعی میں تلبیہ پڑھے۔

مسئلہ: واجب ہے کہ سعی صفا سے شروع کرے اور مروہ پر ختم کرے، صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے اور مروہ سے صفا تک دوسرا چکر۔

مسئلہ: مروہ پر بھی زیادہ اوپر چڑھنا منع ہے، کشادہ جگہ تک چڑھے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر اذکار اور دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا، صفا اور مروہ پر دیر تک دعا مانگنا مستحب ہے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں، جیسے دعا میں اٹھائیں جاتے ہیں، نماز کی تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ نہ اٹھائیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کریں، یہ خلافِ سنت ہے۔

مسئلہ: سعی کے درمیان اگر وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھیں، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہونے کے بعد، لیکن بال کٹوانے سے پہلے، مسجد حرام میں آ کر دو رکعت نفل ادا کرنا مستحب ہے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

مسئلہ: سعی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں لہٰذا اگر عورت کے ناپاکی کے ایام شروع ہو چکے ہوں اور سعی نہ کی ہو تو سعی کر سکتی ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی عورت اگر حج کی سعی حج سے پہلے کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھے اور ایک نفلی طواف کرنے کے بعد حج کی سعی کی نیت سے سعی کرے۔

مسئلہ: حج کے احرام کے بغیر اگر حج کی سعی کی تو یہ سعی ادا نہ ہوگی، اسی طرح اگر حج کے احرام کے بعد بغیر طواف کئے حج کی سعی کر لی تب بھی سعی ادا نہ ہوگی بلکہ طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔

حج

فرائضِ حج:

حج کے تین فرض ہیں:

١ احرام یعنی حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

٢ وقوفِ عرفات یعنی 9 ذِی الحجہ کو زوالِ آفتاب کے وقت سے 10 ذی الحجہ کو صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت میں ٹھہرنا، اگرچہ ایک لمحہ ہو۔

٣ طوافِ زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ تک کیا جاتا ہے۔

ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی فرض چھوٹ گیا، تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

اِن تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور وقت میں کرنا واجب ہے۔

ارکان حج:

حج کے دو رکن ہیں:

١. طوافِ زیارت۔
٢. وقوف عرفہ۔

اور اِن دونوں میں زیادہ اہم اور قوی وقوف عرفہ ہے۔

واجباتِ حج:

حج کے چھ واجبات ہیں۔

١. مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔
٢. صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔
٣. رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا۔
٤. دم شکر ادا کرنا یعنی حج کی قربانی کرنا (قارنہ اور متمتعہ کے لئے)۔
٥. سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے بقدر کاٹنا یا کٹوانا۔
٦. طواف وداع کرنا (آفاقی کے لئے)۔

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا، چاہے جان بوجھ کر چھوڑا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔

حِج کی سنتیں:

١. حج افراد یا حج قران کرنے والی آفاقیہ کے لئے طوافِ قدوم کرنا۔
٢. آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کی درمیانی رات منٰی میں رہنا۔
٣. نویں ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منٰی سے عرفات جانا۔
٤. عرفات میں غسل کرنا۔
٥. عرفات سے امام کے روانہ ہونے کے بعد نکلنا (یعنی غروب آفتاب کے بعد۔
٦. ایام منٰی میں رات منٰی میں گزارنا۔
٧. عرفات سے واپس ہوتے ہوئے مزدلفہ میں رات گزارنا۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی سنتیں ہیں، جو مسائل و افعال حج کے ساتھ ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ موقع بہ موقع ذکر کی جائیں گی۔

سنّت کا حکم یہ ہے کہ اسے جان بوجھ کر چھوڑ دینا بُرا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور اس کے ترک کرنے سے جزاء لازم نہیں آتی۔

اقسامِ حج

حج کی تین قسمیں ہیں:

1. افراد یعنی میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا۔
2. قران یعنی میقات سے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھنا۔
3. تمتع یعنی میقات سے صرف عمرے کا احرام باندھنا اور پھر عمرے سے فارغ ہونے کے بعد حج کا احرام باندھنا۔

حج کی تینوں قسمیں جائز ہیں، مگر سب سے افضل قران ہے، اس کے بعد تمتع ہے، اور پھر افراد ہے۔

آفاقیہ عورت کو اختیار ہے کہ حج کی تینوں قسموں میں سے جس کا چاہے احرام باندھے، لیکن مکہ مکرمہ اور داخل میقات رہنے والی عورتوں کو حج قران اور حج تمتع کرنا منع ہے، یہ صرف حج افراد ہی کرسکتی ہیں۔

حج قران

حج قران کرنے والی عورت کو قارنہ کہتے ہیں، حج قران کرنے والی عورت ایک ہی احرام میں حج اور عمرے دونوں کی نیت کرتی ہے، حج قران کرنے والی عورت کو چاہیئے کہ عمرے کے تمام افعال ادا کرے، لیکن قصر (بال کتروانا) نہ کروائے، عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد طواف قدوم اور حج کی سعی کرے اور پھر احرام ہی میں رہے، یہاں تک کہ 8 ذی الحجہ آجائے، 8 ذی الحجہ سے شروع ہونے والے حج کے ارکان ادا کرے اور 10 ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور قصر کروانے کے بعد احرام سے فارغ ہوجائے۔

حج تمتع

حج تمتع کرنے والی عورت کو مُتَمَتِّعه کہتے ہیں، حج تمتع کرنے والی عورت گھر سے روانہ ہوتے ہوئے صرف عمرے کی نیت کرے گی، عمرے کے

افعال ادا کرنے کے بعد قصر کروا کر احرام کھول دے اور 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ کر منیٰ روانہ ہوجائے اور حج کے افعال ادا کرے۔

حج افراد

حج افراد کرنے والی عورت کو مُفْرِدہ کہتے ہیں، حج افراد کرنے والی عورت گھر سے روانہ ہوتے ہوئے صرف حج کی نیت کرے اور مکہ مکرمہ پہنچ کر احرام کی حالت میں 8 ذی الحجہ کا انتظار کرے، 8 ذی الحجہ سے شروع ہونے والے حج کے افعال ادا کر کے 10 ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور قصر کروانے کے بعد احرام سے فارغ ہوجائے۔

نوٹ: واضح رہے کہ حج افراد کرنے والی عورت پر حج کی قربانی یعنی دم شکر واجب نہیں، لیکن افضل ہے، البتہ قارنہ اور متمتعہ پر واجب ہے۔

8 ذی الحجہ کے احکام اور قیام منیٰ

مسئلہ: قارِنہ (حج قران کرنے والی عورت) جو پہلے ہی سے حالت احرام

میں ہے، اس نے اگر اب تک طوافِ قدوم نہیں کیا ہے، تو اس کے لئے سنّت ہے کہ 8 ذی الحجہ کو منٰی جانے سے پہلے طوافِ قدوم کرے اور طوافِ قدوم کے بعد حج کی سعی کرلے، پہلے طواف قدوم کرے پھر ملتزم کی دعا، دوگانۂ طواف اور آبِ زم زم سے فارغ ہو کر صفا اور مردہ کی سعی کرے اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد 8 ذِی الحجہ کو منٰی چلی جائے، لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی 8 ذِی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے مسجد حرام میں آئیں، اگر سہولت ہو تو پہلے طواف تحیہ (نفلی طواف) کریں، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، پھر دو رکعت واجب الطواف پڑھیں، اگر ہجوم یا کسی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت نماز سنّت احرام پڑھیں، پھر حج کے احرام کی نیّت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

مسئلہ: حج کا احرام حدودِ حرم میں کسی بھی جگہ سے باندھا جاسکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں اور منیٰ پہنچ کر بھی باندھ سکتے ہیں۔

نوٹ: منیٰ حدودِ حرم میں داخل ہے۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی عورتوں کے لئے طوافِ قدوم نہیں ہے، یہ طوافِ زیارت کے بعد حج کی سعی کریں گی، لیکن اگر حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں پھر ملتزم کی دعا، دوگانۂ طواف، آبِ زم زم پی کر اور حجرِ اسود کے نویں استلام کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں۔

نوٹ: حج تمتع کرنے والی عورت کے لئے افضل یہ ہے کہ طواف زیارت کے بعد حج کی سعی کریں۔

مسئلہ: مفردہ (حج افراد کرنے والی عورت) جو پہلے ہی سے حالت احرام میں ہے، اس نے طوافِ قدوم مکّہ پہنچنے کے ساتھ ہی کرلیا ہوگا، اس کے لئے افضل ہے کہ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرے، اور

8 ذِی الحجہ کو منیٰ روانہ ہوجائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی مِنیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہے تو مذکورہ بالا طریقے پر حج کا احرام باندھنے کے بعد نفلی طواف اور حج کی سعی کرے اور پھر مِنیٰ روانہ ہوجائے۔

مسئلہ: 8 ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد مکہ مکرمہ سے منیٰ روانہ ہونا سنّت ہے، لیکن آج کل حجاج کی کثرت تعداد اور ہجوم کی وجہ سے معلّم مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے منیٰ بھیجنا شروع کردیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منیٰ جانا پڑے تو مجبوری سمجھ کر چلی جائیں۔

مسئلہ: 8 ذی الحجہ کو منیٰ پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذی الحجہ کی فجر پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے، رات کو منیٰ میں قیام کرے۔

مسئلہ: آٹھ اور نو ذی الحجہ کی درمیانی رات اور اسی طرح دس، گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی راتیں منیٰ ہی میں گزارنا سنت ہے، اپنی تھوڑی سی راحت کے لئے اس عظیم سنت سے محروم نہ ہوں اور ہوسکے تو بارہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی رات بھی منیٰ ہی میں گزاریں۔

مسئلہ: آج کل ہجوم کی وجہ سے منٰی کے بعض خیمے مزدلفہ میں لگائے جاتے ہیں اور بعض لوگ اسے منٰی جدید (نیومنٰی) بھی کہتے ہیں، حالانکہ وہ مزدلفہ ہی ہے، یادرہے کہ منٰی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے وہ خواتین جن کے خیمے مزدلفہ میں ہیں، وہ رات کے کسی حصے میں تھوڑی دیر کے لئے اپنے محرموں کے ساتھ منٰی آجائیں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں یہ سنت ادا ہوجائے۔

9 ذی الحجہ کے اعمال

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز کے بعد تکبیراتِ تشریق شروع ہوجاتی ہیں، 9 ذی الحجہ کی فجر سے لے کر 13 ذی الحجہ کی عصر تک فرض نمازوں کے بعد ایک بار تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے، تکبیر تشریق کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کی فجر سے 13 ذِی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہیئے اور اس کے بعد تلبیہ پڑھنا چاہیئے، یادرہے

کہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے، باقی ایام میں صرف تکبیرتشریق پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ: 9 ذِی الحجہ سے 12 ذِی الحجہ تک بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے۔

وقوفِ عرفات

مسئلہ: وقوف سے مراد 9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے 10 ذِی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک وادی عرنہ کے علاوہ میدانِ عرفات کے کسی حصّہ میں، کسی وقت بھی قیام کرنا، یہی وقوفِ عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز ''اسفار'' یعنی خوب اجالے میں (منٰی میں) پڑھے اور جب سورج نکل آئے، تو عرفات کو روانہ ہو، 9 ذی الحجہ سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جانا خلاف سُنّت ہے۔

نوٹ: آج کل حجاج کرام کی کثرت تعداد اور ہجوم کی بناء پر بعض اوقات

مجبوراً رات ہی میں عرفات جانا پڑتا ہے۔

مسئلہ: وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، وہ یہ کہ جو عورت دن میں زوالِ آفتاب کے بعد غروب آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے لئے غروبِ آفتابِ تک عرفات میں رہنا واجب ہے۔

مسئلہ: وقوفِ عرفات کے لئے نیّت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اگر نیّت نہ کی تب بھی وقوف ہوجائے گا، اسی طرح عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، جس طرح ہوسکے، سوتے، جاگتے، وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے وقت، بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: وقوف کے لئے حیض ونفاس و جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوفِ عرفات ہوجاتا ہے۔

رکن وقوف

مسئلہ: وقوف عرفہ کا رکن میدان عرفات میں موجود ہونا ہے، چاہے ایک لمحہ

ہی کے لئے ہو، چاہے نیت ہو یا نہ ہو، سوتے ہوئے ہو یا بیداری میں، بے ہوشی کی حالت میں ہو یا افاقہ کی حالت میں ہو خوشی سے ہو یا زبردستی سے یا دوڑتا ہوئی گزر جائے، رکن ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: وقوف کے وقت میں اگر ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات میں داخل نہیں ہوئی تو وقوف نہیں ہوا۔

مسئلہ: وقوف کے لئے حیض ونفاس جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں۔

مسئلہ: نویں ذی الحجہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حد سے نکل آئے گی تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر عرفات میں واپس آجائے گی تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گی تو دم ساقط نہ ہوگا۔

مستحباتِ وقوف عرفات

١ زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔

٢ وقوف کی نیت کرنا۔

۳ قبلہ رخ ہو کر وقوف کرنا۔

۴ وقوف کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔

۵ دھوپ میں کھڑی ہو، یعنی اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑی نہ ہو، ورنہ سایہ اور خیمہ میں وقوف کرے اور غروبِ آفتاب تک خوب رو رو کر دُعا اور استغفار کرے۔

۶ دعا کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھانا۔

۷ دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔

۸ دعا کے شروع میں اللہ تعالٰی کی حمد وثناء بیان کرنا اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود بھیجنا اور دعا کے ختم پر اللہ تعالٰی کی حمد وثناء بیان کرنا اور حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر درود بھیجنا اور آمین کہنا۔

عرفات کے احکام

مسئلہ: عرفات مکہ مکرمہ کے مشرق کی جانب، تقریباً نو میل اور منٰی سے چھ میل کے فاصلے پر ایک میدان ہے، نویں تاریخ کو زوال کے بعد

سے دسویں کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت اس میں ٹھہرنا اگر چہ ایک لمحہ ہی کے لئے ہو حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔

مسئلہ: عرفات میں جس جگہ ٹھہرنا چاہے ٹھہرے، لیکن راستہ میں نہ ٹھہرے اور عورتوں کے مجمع کے ساتھ ٹھہرے، مجمع سے علیحدہ کسی جگہ میں ٹھہرنا یا راستہ میں ٹھہرنا مکروہ ہے، جبل رحمت کے قریب ٹھہرنا افضل ہے۔

نوٹ: آج کل حجاج کرام کی کثرت اور ہجوم اور راستے سے ناواقفیت کی بناء پر جبل رحمت تک پہنچنا ایک مشکل کام ہے اور میدان عرفات کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے، اس لئے مناسب یہی ہے کہ بجائے جبل رحمت تلاش کرنے کے اپنے خیموں ہی میں وقوف عرفات کرے اور دعا وغیرہ میں مشغول رہے۔

مسئلہ: بطن عرنہ میں ٹھہرنا جائز نہیں،، بطن عرنہ ایک وادی ہے جو مسجد عرفات سے بالکل متصل ہے، مسجد نمرہ کا ایک حصہ اسی وادی میں واقع ہے، لہٰذا مسجد نمرہ کے اس حصے میں ٹھہرنے سے وقوف ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دُعا اور درود وغیرہ کثرت سے پڑھتی رہے، جب زوال ہوجائے تو وضو کرے، غسل کرنا افضل ہے، ضروریات (کھانا پینا وغیرہ) سے زوال سے پہلے ہی فارغ ہوجائے اور زوال ہوتے ہی ذکر واذکار اور دعا میں مشغول ہوجائے۔

مسئلہ: عرفات میں وقوف کے وقت کھڑے رہنا مستحب ہے شرط اور واجب نہیں ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر، جس طرح ہوسکے، سوتے، جاگتے، وقوف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا، درود شریف، دُعا، اذکار اور تلبیہ پڑھتے رہنا مستحب ہے اور خوب عاجزی کے ساتھ دُعا کریں، اپنے لئے اور اپنے عزیز و اقارب، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے دُعا کریں اور قبولیت کی امید قوی رکھیں اور دُعا و درود، تکبیر (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) وتہلیل (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) وغیرہ تین تین مرتبہ پڑھیں، دُعا کے شروع اور آخر میں تسبیح

(سُبْحَانَ اللہ) ، تحمید (اَلْحَمْدُلِلّٰہ)، تہلیل (لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ) وتکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور درود پڑھیں۔

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو غروب آفتاب تک دُعا وغیرہ کرتی رہے اور دُعا کے درمیان میں تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد آہستہ آواز میں تلبیہ پڑھتی رہے۔

مسئلہ: اگر مجمع کے ساتھ کھڑا ہونے میں ہجوم اور تشویش کی وجہ سے توجہ حاصل نہ ہو اور تنہائی میں توجہ حاصل ہو، تو تنہا کھڑی ہونا افضل ہے۔

مسئلہ: عورتوں کو مردوں کے ساتھ کھڑا ہونا اور ان میں مخلوط ہونا منع ہے۔

مسئلہ: وقوف کے وقت جس قدر ذکر و دعا ہو سکے ان میں کمی نہ کرے، پتا نہیں یہ وقت دوبارہ نصیب ہو یا نہ ہو۔

ایک روایت میں ہے کہ جو مسلمان عرفہ کو زوال کے بعد وقوف کرے اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ چوتھا کلمہ

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

سومرتبہ پوری سورۃ الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سورت

سومرتبہ درود شریف اس طرح

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

پڑھے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو......! کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور ثناء کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درورد بھیجا؟ میں نے اس کو بخش دیا، اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف (تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا، تو قبول کروں گا۔

اسی طرح میدان عرفات میں سومرتبہ تیسرا کلمہ بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

مسئلہ: اگر ہو سکے تو وقوف کے وقت سایہ میں کھڑی نہ ہو، لیکن اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو سایہ میں کھڑی ہو جائے اور غروب آفتاب تک خوب رو رو کر دعا کرے اور توبہ واستغفار کرے۔

مسئلہ: 9 ذی الحجہ کو میدان عرفات میں اگر مسجد نمرہ میں امام حج کی امامت میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کریں گے، تو ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا جائے گا، اور اگر اپنے جائے قیام میں اپنے طور پر ظہر اور عصر کی نماز باجماعت یا انفرادی طور پر ادا کریں گے، تو دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت میں ہی ادا کیا جائے گا۔

مسئلہ: وقوف عرفات کا وقت انتہائی قیمتی وقت ہے، اس مبارک وقت کو فضول بحث مباحثہ میں ضائع نہ کریں، اگر خوش قسمتی سے آپ کے ساتھ کوئی مستند عالم دین ہوں اور وہ حج کا تجربہ بھی رکھتے ہوں تو ان کی دی گئی ہدایات پر عمل کریں اور بلاوجہ ان سے نہ الجھیں۔

وقوفِ مزدلفہ

9 ذی الحجہ کو آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں، مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھا کر کے عشاء کے وقت میں پڑھی جاتی ہیں، مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے۔

وقوفِ مزدلفہ کا رکن یہ ہے کہ یہ وقوف 10 ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ واجباتِ حج میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک ہے۔ عورتیں، بچے اور بوڑھے اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہریں تو ان پر دم واجب نہیں ہوگا۔

مستحب یہ ہے کہ مزدلفہ سے رمی کے لئے کنکریاں اٹھائی جائیں، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے کم ازکم ستّر (70) کنکریاں چُن لیں، جو کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر ہوں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ لیں تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے حاصل کرنا بعض اوقات مشکل ہوجاتا ہے۔

نوٹ: شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں کہیں سے بھی لی جاسکتی ہیں البتہ مزدلفہ سے جمع کرنا مستحب ہے اور جمرات کے قریب سے اور کسی ناپاک جگہ سے اٹھانا مکروہ ہے۔

صبح صادق ہوجانے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، پھر وقوف کریں اور تسبیح وتہلیل کریں، بعض لوگ منٰی جانے کی جلدی میں فجر کے وقت سے پہلے ہی اذان دے کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور مزدلفہ سے مِنٰی کو روانہ ہوجاتے ہیں، ان سے ہوشیار رہیں اور ہرگز کسی کی اذان کا اعتبار نہ کریں، بلکہ اپنی گھڑی کے اعتبار سے جب صبح صادق ہوجائے تو اس کے بعد فجر کی نماز پڑھیں، اس کے بعد وقوف سے فارغ ہوکر منٰی روانہ ہوجائیں۔

10 ذی الحجہ

10 ذِی الحجہ کو مزدلفہ سے منٰی آکر سب سے پہلے جمرۂ عقبٰی (بڑے شیطان) کی رمی (کنکریاں ماریں) کریں، اس کے بعد قربانی اور پھر سر کے بال کترواکر احرام کھول دیں، ان سب کاموں سے فارغ ہوکر بیت اللہ

آجائیں اور طواف زیارت ادا کریں، یہ حج کا ایک بڑا رکن ہے، اور اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا، نہ ہی اس کا کوئی بدل ہے، طواف زیارت ادا کرنے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں، جس طرح عام طواف کیا جاتا ہے، طواف زیارت بھی اسی طرح ادا کیا جاتا ہے، اگر حج کی سعی پہلے ادا نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد حج کی سعی بھی کرلیں، طواف زیارت اور سعی کی ادائیگی کے بعد منٰی واپس آجائیں اور رات وہیں قیام کریں۔

مسائل رمی

مسئلہ: شیطان کو کنکریاں مارنے کو رمی جمار کہا جاتا ہے۔

مسئلہ: رمی جمار واجب ہے، نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: کنکریاں مارنے کی جگہ پر جو ستون بنے ہوئے ہیں، ان ستونوں کے آس پاس جہاں کنکریاں جمع ہو جاتی ہیں وہی جگہ جمرہ کہلاتی ہے، اس لئے کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں کہ ستون کے پاس یا اس کے قریب گریں، اگر وہ ستون کی جڑ سے تین ہاتھ یا اس سے زائد

فاصلہ پر گریں تو دُور سمجھی جائیں گی اور ادا نہیں ہوں گی، ان کو دوبارہ مارنا ہوگا، ورنہ جزا لازم ہوجائے گی۔

مسئلہ: ایک بڑا پتھر توڑ کر رمی کے لئے چھوٹے ٹکرے بنانا مکروہ ہے، جمرہ کے نزدیک سے کنکریاں جمع کرنا، مسجد سے کنکریاں اٹھانا یا نجس جگہ سے اٹھانا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھولیا جائے۔

مسئلہ: ہر جمرہ پر سات کنکریاں ماری جاتی ہیں، جن کو علیٰحدہ علیٰحدہ مارنا ضروری ہے، اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ میں مار دے، تو ایک ہی شمار ہوگی اگرچہ علیٰحدہ علیٰحدہ گری ہوں اور باقی تعداد پوری کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: سات کنکریوں سے زائد کنکریاں مارنا مکروہ ہے، شک ہوجانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کِسی نے ❶ تینوں دنوں کی رمی بالکل ترک کردی، ❷ یا ایک دن

کی رمی ساری ترک کر دی، ❸ یا پہلے دن کی چار کنکریاں، ❹ یا باقی دنوں کی گیارہ کنکریاں ترک کر دیں، تو ان سب صورتوں میں دم واجب ہوگا، یہ صورت ایک دن میں پیش آئے یا تینوں دنوں میں ایک ہی دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی دنوں میں رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں ترک کر دیں، تو ہر کنکری کے بدلے پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں ترک کر دیں، تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں واجب ہوگا۔

مسئلہ: رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دُور ہونا شرط نہیں ہے، جہاں سے بھی رمی کرے گی رمی ہو جائے گی، لیکن سنّت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑی ہو کر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ سے رمی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کنکری جس طرح چاہے پکڑ کر مارنا چاہے جائز ہے، البتہ انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے۔

مسئلہ: رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، جب کنکریاں مارے تو یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ وَرِضًى لِّلرَّحْمٰنِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتی ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، (یہ کنکری) شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتی ہوں۔

مسئلہ: 10 ذِی الحجہ کو پہلے اور دوسرے جمرہ کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے جمرہ پر آئے، جسے "جمرۂ عقبیٰ" (بڑا شیطان) کہتے ہیں، اور اسے سات کنکریاں مارے۔

مسئلہ: جمرۂ عقبیٰ پر پہلی کنکری مارنے کے ساتھ ہی تلبیہ موقوف کر دے۔

مسئلہ: 10 ذی الحجہ کو رمی کا وقت 10 ذی الحجہ کی صبح صادق سے 11 ذی الحجہ

کی صبح صادق سے پہلے تک ہے، ان اوقات کے درمیان رمی کرنے سے رمی ادا ہو جائے گی، البتہ 10 ذی الحجہ کے سورج طلوع ہونے کے بعد سے زوال آفتاب تک وقت مسنون ہے اور 10 ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے سورج غروب ہونے تک کا وقت بغیر کسی کراہت کے جائز ہے، جبکہ سورج غروب ہونے کے بعد سے 11 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کا وقت مکروہ ہے، لیکن ہجوم کی کثرت اور عذر شرعی کی صورت میں ان شاء اللہ امید ہے کہ کراہت نہیں رہے گی۔

مسئلہ: دوسرے اور تیسرے دن یعنی 11، اور 12، ذِی الحجہ کو تینوں جمروں پر رمی کرنے کا وقت زوالِ آفتاب سے اگلے دن کی صبح صادق سے پہلے تک ہے اور مسنون وقت زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک ہے، غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک کا وقت مکروہ ہے، اگر بلا عذر

اگلے دن تک مؤخر کیا تو دم واجب ہوگا اور وہ رمی جو قضا ہوئی تھی، اس کو ایام رمی میں کسی بھی دن کرنا لازم ہوگا، اگر ایام رمی میں قضاء شدہ رمی کو نہ کیا، تو اب رمی کرنا ساقط ہو گیا اور صرف ایک دم لازم ہوگا۔

نوٹ: 11، اور 12، ذِی الحجہ کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ رمی کرے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: دیکھنے میں آیا ہے کہ بارہویں کے روز بعض معلم اپنے حجاج کو زوال سے پہلے ہی رمی کروا کر مکہ مکرمہ روانہ کر دیتے ہیں، حجاج کو چاہیئے کہ ان کے کہنے پر عمل نہ کریں، ورنہ جیسا کہ پہلے لکھا ہے ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر چوتھے روز یعنی 13 ذِی الحجہ کو صبح صادق تک منٰی میں رہی تو تینوں جمروں کی رمی کرنا واجب ہوگا، تینوں جمروں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال سے لے کر غروب تک ہے، زوال سے پہلے کا

وقت مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ: 11 اور 12 ذِی الحجہ کو اور اگر مِنیٰ میں 13 ذِی الحجہ کو بھی رہے تو کنکریاں اس ترتیب سے ماری جاتی ہیں، پہلے جمرۂ اُولیٰ پر جو مسجد خیف کے قریب ہے، اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ یعنی بیچ والے پر اور آخر میں جمرۂ عقبیٰ پر، یہ ترتیب سنّت ہے۔

مسئلہ: 11 اور 12 ذِی الحجہ کو اور 13 ذِی الحجہ کو بھی اگر مِنیٰ میں رہے تو جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر دعا مانگے، کم از کم اتنی دیر جس میں 20 آیتیں پڑھی جاسکتی ہیں، اس طرح دُعا کرنا سنت ہے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونا سنّت ہے، لیکن جمرۂ عقبیٰ پر کنکریاں مارنے کے بعد کِسی دن بھی دُعا کے لئے ٹھہرنا سنّت نہیں ہے۔

مسئلہ: رمی میں کنکریاں پے در پے مارنا مسنون ہے، تاخیر کرنا اور کنکریوں کے مارنے میں وقفہ کرنا مکروہ ہے، اس طرح ایک جمرہ کی رمی کے

بعد دوسرے جمرہ کی رمی میں علاوہ دُعا کے تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: رمی کرنے کے لئے جمرہ کے پاس کھڑے ہوتے وقت کسی خاص رخ کی طرف کھڑے ہونا شرط نہیں ہے، جس طرف سے موقع ہو اس طرف سے رمی کرے۔

مسئلہ: رمی میں بغیر عذرِ شرعی کسی کو نائب یا وکیل بنانا جائز نہیں ہے، عذرِ شرعی کی صورت میں جائز ہے، عذرِ شرعی ایسی بیماری یا کمزوری ہے جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے، یا جمرات تک سوار ہو کر پہنچنے میں سخت تکلیف ہو یا مرض کی شدّت کا قوی اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری نہ ملتی ہو، تو ایسی عورت معذور ہے، وہ اپنی طرف سے دوسرے کسی کو نائب بنا کر رمی کر سکتی ہے، جو خواتین اس تفصیل کے مطابق شرعاً معذور نہ ہوں انہیں ہجوم کی کثرت کی وجہ سے رمی چھوڑ دینا یا وکیل بنانا جائز نہیں ہے بلکہ خود رمی کرنا واجب

ہے، اگر صرف ہجوم کی وجہ سے خود رمی نہیں کرے گی تو دم لازم ہوگا، خیال رہے کہ ایک دن کی رمی میں اس طرح کی کوتاہی ہو یا تینوں دنوں کی رمی میں، دم صرف ایک ہی واجب ہوگا۔

مسئلہ: فقہاء نے عورت، بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے ہجوم کے خوف کو عذر قرار دیتے ہوئے ان لوگوں کے لئے اِن اوقات میں رمی کرنے کو درست اور جائز کہا ہے، جن اوقات میں تندرست لوگوں کے لئے رمی کرنا مکروہ ہے، ہجوم اور ضعف اور مرض کی وجہ سے ان معذور لوگوں کے حق میں ان شاء اللہ کراہت نہیں ہوگی، وہ اوقات یہ ہیں۔

١ 10 ذی الحجہ کو طلوعِ آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد یا غروبِ آفتاب کے بعد لیکن ۱۱ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے۔

٢ 11 ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد لیکن 12 ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے۔

۳ 12 ذی الحجہ کو مغرب سے پہلے مِنٰی چھوڑنا ضروری نہیں ہے، ہاں مِنٰی میں مغرب ہوجانے کی صورت میں مِنٰی سے نکلنا مکروہ ہے، لیکن اگر کوئی بعد مغرب مکہ مکرمہ چلی گئی تو کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس لئے عورت، بیمار اور ضعیف آدمی کے لئے بہتر ہے کہ 12 ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب کے بعد اپنی رمی خود کرے اور پھر مکہ مکرمہ جائے، جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ ان کے حق میں ان شاء اللہ کراہت نہیں ہوگی۔

مسئلہ: کنکریاں پھینکنے میں موالات (پے درپے) ہونا سُنّت مؤکدہ ہے، اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے، اس لئے اگر کوئی عورت کسی معذور کی طرف سے رمی کرے، تو اس کو چاہئے کہ رمی کے پہلے دن یعنی 10 ذی الحجہ کو پہلے اپنی طرف سے جمرۂ عقبیٰ پر سات کنکریاں مارے اور پھر دوسرے شخص کی طرف سے اس کی نائب بن کر سات کنکریاں مارے، باقی دنوں میں پہلے اپنی طرف سے تینوں جمرات پر سات

،سات کنکریاں مارے ، پھر معذور کی طرف سے تینوں جمرات پر ترتیب وار رمی کرے ،تا کہ کنکریوں اور تینوں جمرات کے درمیان موالات (پے در پے) ترک نہ ہو،لیکن ان دنوں ہجوم بہت زیادہ ہوگیا ہے، اس لئے اگر تینوں جمروں پر اپنی طرف سے کنکریاں مار کر، دوبارہ جمرۂ اولیٰ پر آنا اور معذور کی طرف سے کنکریاں مارنا مشکل ہوتو ہر جمرہ پر پہلے اپنی طرف سے اور پھر معذور کی طرف سے کنکریاں مارے،ہجوم کی کثرت کی وجہ سے افضل پر عمل نہ کرنے کی گنجائش ہے۔

مسئلہ: رمی کی راتوں میں رات کو منٰی میں رہنا سُنّت ہے، منٰی کے علاوہ کسی اور جگہ رہنا مکروہ ہے، چاہے مکہ مکرمہ میں رہے یا راستہ میں، رات کا اکثر حصّہ بھی کسی دوسری جگہ گزارنا مکروہ ہے، لیکن طوافِ زیارت کے سلسلہ میں اگر مکہ مکرمہ یا راستہ میں زیادہ وقت لگ جائے تو

مضائقہ نہیں، یہاں بھی نمازیں اہتمام سے جماعت کے ساتھ ادا کریں، ذکر، دعا اور توبہ، استغفار زیادہ سے زیادہ کریں۔

نوٹ: جن حجاج کرام کے خیمے مزدلفہ میں ہوں جسے آج کل منٰی جدید (نیو منٰی) بھی کہتے ہیں ان حجاج کرام کو بھی چاہئے کہ رات کا کچھ حصہ منٰی میں گزاریں تاکہ کسی نہ کسی درجہ میں سنت ادا ہو جائے۔

مسئلہ: کنکر پھینکنا ضروری ہے، جمرہ (شیطان) کے اوپر رکھ دینا کافی نہیں۔

مسئلہ: ہاتھ سے رمی کرنا اگر کمان یا تیر سے وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: کم عقل، مجنونہ، نابالغہ بچی اور بے ہوش عورت اگر بالکل رمی نہ کریں تو ان پر فدیہ واجب نہیں، البتہ اگر مریضہ رمی نہیں کرے گی تو رمی نہ کرنے کی جزا واجب ہوگی۔

مسئلہ: کنکری کا زمین کی جنس سے ہونا شرط ہے، کسی اور چیز سے رمی ادا نہیں ہوگی۔

قیامِ منٰی اور قربانی

10 دس ذی الحجہ کو جمرہ عقبیٰ (بڑے شیطان) کی رمی سے فارغ ہو کر شکر حج کی قربانی کریں۔

مسئلہ: حج کرنے والی عورت کے لئے دو قربانیاں ہیں، ایک قربانی وہ ہے جسے دم شکرانہ (حج کی قربانی) کہتے ہیں، یہ حج تمتع اور قران کرنے والی عورت پر واجب ہے اور حج افراد کرنے والی عورت کے لئے مستحب ہے، دوسری قربانی عید الاضحٰی کی قربانی ہے، جو ہر سال کرنا واجب ہے، دوران سفر حج بقر عید کی قربانی کا حکم یہ ہے کہ اگر عورت مسافرہ ہو تو واجب نہیں ہے، البتہ اگر کرے تو مستحب اور ثواب ہے، اگر مقیمہ صاحبِ نصاب ہے، تو اس پر واجب ہے۔

مسئلہ: عید الاضحٰی یعنی بقر عید کی قربانی اپنے وطن میں بھی کرائی جا سکتی ہے،

البتہ حج کی قربانی حدودِ حرم میں کرنا لازم ہے۔

نوٹ: جو عورتیں حج کے سفر کے دوران آنے والی عید الاضحیٰ کی قربانی اپنے وطن میں کرنا چاہیں، وہ اس بات کا ضرور لحاظ رکھیں کہ ان کی قربانی عید کے مشترکہ ایام میں کی جائے، یعنی جس دن ان کی قربانی کی جائے وہ دن سعودیہ عربیہ اور ان کے وطن میں عید کا دن ہو اگر سعودیہ میں عید ہے لیکن ان عورتوں کے وطن میں ابھی عید نہیں آئی یا ان کے وطن میں عید ہے لیکن سعودیہ میں عید ختم ہو چکی ہے تو ایسے دن اس عورت کی طرف سے قربانی کرنا ٹھیک نہیں ہو۔

مسئلہ: اس قربانی کے احکام عید الاضحیٰ کی قربانی کی طرح ہیں، جو جانور وہاں جائز ہے، یہاں بھی جائز ہیں اور جس طرح وہاں اونٹ گائے، بھینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں، یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

نوٹ: منیٰ میں چونکہ عید الاضحے کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں ہدی اور

قربانی کے ذبح کے لئے نماز عید کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے۔

مسئلہ: حج کی قربانی کو دم شکر کہتے ہیں، اس کا گوشت خود بھی کھا سکتے ہیں اور تقسیم بھی کر سکتے ہیں، البتہ وہ دم جو کسی جنایت کی وجہ سے لازم آئے اسے دم جبر کہتے ہیں، اس کا گوشت صدقہ کرنا ضروری ہے، خود استعمال کرنا یا مال داروں کو کھلانا جائز نہیں۔

مسئلہ: دم چاہے دم شکر ہو یا کسی جنایت کی وجہ سے لازم آیا ہو، اسے حدود حرم میں ادا کرنا ضروری ہے اور منٰی بھی حدود حرم میں داخل ہے۔

مسئلہ: قارنہ اور متمتعہ کو قربانی کے وقت قران یا تمتع کی قربانی کی نیّت کرنا ضروری ہے ورنہ حج کی قربانی نہیں ہوگی، اگر کسی دوسرے کے ذریعہ قربانی کروائیں تو اسے بتادیں کہ قران یا تمتع کی نیّت کر کے قربانی کرے۔

مسئلہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی اور اپنی تمام اُمّت کی طرف سے قربانی کی تھی، اس لئے اُمّت کو بھی چاہئے کہ اپنی قربانی کے ساتھ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی ایک قربانی کیا کریں، جن کے پاس مالی گنجائش ہو اس کا خاص خیال رکھیں، بلکہ ہر ایک کو چاہیئے کہ گنجائش پیدا کرے۔

قیام منٰی اور سر کے بال کتروانا

مسئلہ: قربانی سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اپنے سر کے بال کتروائیں۔

مسئلہ: حج کرنے والی عورتوں کے لئے قصر کا منٰی میں کروانا سنّت ہے۔

مسئلہ: مفردہ (حج افراد کرنے والے) پر قربانی مستحب ہے واجب نہیں، لیکن پہلے رمی کرنا اور پھر قصر کروانا واجب ہے۔

مسئلہ: متمتعہ اور قارنہ کے لئے واجب ہے کہ پہلے رمی کرے، پھر قربانی اور اس کے بعد قصر یعنی بال کتروائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی ترتیب سے ارکان ادا کئے تھے لہٰذا اس ترتیب کو قائم رکھنا ضروری ہے، اس لئے اسی ترتیب کے مطابق ارکان ادا کریں۔

مسئلہ: اگر کسی ادارہ یا شخص کے ذریعہ قربانی کروا رہے ہوں تو اعتماد اور یقین

ہونا چاہئے کہ قربانی بتلائے ہوئے وقت پر ہوگئی ہے، ورنہ خلاف ترتیب ہونے کی وجہ سے دم لازم ہوجائے گا۔

مسئلہ: قصر کے بعد حج کرنے والی عورت کے لئے ممنوعات احرام کی پابندی ختم ہوجاتی ہے، یعنی خوشبو لگانا، ناخن کاٹنا، کسی بھی جگہ کے بال کاٹنا، یہ سب کام جائز ہوجاتے ہیں، البتہ میاں بیوی والے خاص تعلقات حلال نہیں ہوتے، وہ طوافِ زیارت کے بعد حلال ہوتے ہیں۔

مسئلہ: اگر حج کے تمام افعال سوائے قصر اور طواف زیارت کے ادا کر لئے ہیں تو خود اپنا قصر بھی کر سکتی ہیں اور دوسری عورتوں کا بھی ورنہ نہیں۔

طوافِ زیارت

مسئلہ: رمی، قربانی اور حجامت کے بعد عام طور پر جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ زیارت کہتے ہیں، طوافِ زیارت میں ترتیب واجب نہیں ہے، اس لئے رمی، قربانی اور بال کتروانے سے پہلے یا بعد میں یا درمیان میں کرے تب بھی جائز ہے مگر خلافِ سنّت ہے، سُنّت یہ ہے

کہ بال کتروانے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ: اگر مِنٰی روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی تو طواف زیارت کے بعد حج کی سعی بھی کرنی ہوگی، یہ طواف حج کا رکن ہے اور فرض ہے، دسویں کو کرنا افضل ہے اور بارہویں کے سورج غروب ہونے تک جائز ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: طوافِ زیارت کا کوئی بدل نہیں ہے، یعنی ہر حال میں کرنا ہوگا، اس لئے کہ یہ حج کا رکن ہے اور رکن کا بدل کوئی چیز نہیں ہوسکتی۔

مسئلہ: جس عورت کو حیض آنے کا اندیشہ ہو اس کے لئے مناسب اور احتیاط اسی میں ہے کہ ایام نحر شروع ہوتے ہی یعنی دس ذی الحجہ کی صبح سب سے پہلے طواف زیارت ادا کرلے تاکہ اگر ایام حیض شروع ہوجائیں تو مشکلات کا شکار نہ ہو۔

مسئلہ: اگر پہلے سے معلوم تھا کہ حیض آنے والا ہے اور ایام نحر کی ابتداء میں حیض آنے سے پہلے اتنا وقت مل گیا جس میں پورا طواف زیارت

یا طواف کے اکثر (چار) چکر کرسکتی تھی لیکن کاہلی اور سستی کی وجہ سے نہیں کیا تو ایسی عورت اس سستی پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور ایک دم بھی دے۔

مسئلہ: اگر پہلے سے معلوم نہیں تھا کہ حیض آنے والا ہے اور ایام نحر کی ابتداء میں حیض آنے سے پہلے اتنا وقت مل گیا جس میں پورا طواف زیارت یا طواف کے اکثر (چار) چکر کرسکتی تھی لیکن کاہلی اور سستی کی وجہ سے نہیں کیا تو ایسی عورت اس سستی پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر عورت 12 ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کر دیتی تو کل طواف زیارت یا اکثر (چار) چکر سورج غروب ہونے سے پہلے کر لیتی، لیکن غفلت اور سستی کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا تو ایسی عورت اپنی اس کوتاہی پر توبہ و استغفار کرے اور ایک دم

بھی دے۔

مسئلہ: اگر عورت 12 ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کر دیتی تو طواف زیارت کے تین یا اس سے کم چکر سورج غروب ہونے سے پہلے کر لیتی، لیکن غفلت اور سستی کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا تو ایسی عورت اپنی اس کوتاہی پر توبہ واستغفار کرے اور سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کو ایام نحر شروع ہونے سے پہلے (یعنی 10 ذی الحجہ سے پہلے) ایام حیض شروع ہوئے اور ایام نحر گزرنے کے بعد (یعنی 12 ذی الحجہ کی مغرب کے بعد) پاک ہوئی اور اس وجہ سے طواف زیارت کو اس کے وقت یعنی ایام نحر کے دوران ادا نہ کر سکی، بلکہ ایام نحر گزرنے کے بعد (یعنی 12 ذی الحجہ کی مغرب کے بعد) طواف زیارت کیا تو اس تاخیر کی وجہ سے اس کے ذمہ کوئی چیز لازم نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) تاخیر سے یعنی 12 ذی الحجہ کی مغرب گزر جانے کے بعد ادا کیا تو یہ عورت تاخیر کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور اسے تاخیر کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر طواف زیارت کے تین چکر یا اس سے کم چکر تاخیر سے یعنی 12 ذی الحجہ کی مغرب گزر جانے کے بعد ادا کئے تو یہ عورت تاخیر کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت پورا یا طواف زیارت کا اکثر (یعنی چار چکر) ادا کر دیا تو ایسی عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور

طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرے اور اس طواف کو پاک ہو جانے کے بعد غسل کر کے لوٹائے اور اگر لوٹانا ممکن نہ ہو تو ایک بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کروائے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کر لیا اور اپنے وطن واپس آ گئی تب بھی اس پر واپس مکہ مکرمہ جانا اور طواف زیارت کو پاکی کی حالت میں لوٹانا واجب ہے، واپس جانے کی صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اور اس کے بعد طواف زیارت لوٹائے، اگر یہ عورت اپنے وطن جا کر واپس نہ آنا چاہے بلکہ حدود حرم میں ایک بدنہ یعنی ایک مکمل گائے یا اونٹ ذبح کروا دے تو یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں 10 ذی الحجہ کو طواف زیارت ادا کیا پھر یہ عورت 11 یا 12 ذی الحجہ کو پاک ہو گئی اور اس نے 12

ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے پہلے پاکی کی حالت میں طواف زیارت کو دوبارہ کرلیا تو اب یہ عورت ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے پر اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے لیکن اس کے ذمہ دم یا بدنہ واجب نہ ہوگا، دم اور بدنہ طواف زیارت کو اس کے وقت میں دوبارہ ادا کرنے کی وجہ سے معاف ہوگیا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض کی حالت میں 10 ذی الحجہ کو طواف زیارت ادا کیا، پھر یہ عورت 11 یا 12 ذی الحجہ کو پاک ہوگئی لیکن اس نے 12 ذی الحجہ کی مغرب سے پہلے پہلے پاکی کی حالت میں طواف زیارت کو دوبارہ ادا نہ کیا، بلکہ ایام نحر یعنی 12 ذی الحجہ کی مغرب کے بعد طواف زیارت لوٹایا تو اب یہ عورت ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے پر اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور طواف زیارت میں تاخیر کی وجہ سے دم دے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے تین

چکر یا اس سے کم ادا کئے تو تو ایسی عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ ناپاکی کی حالت میں مسجد میں داخل ہونے اور طواف کرنے پر اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرے اور طواف کے ان چکروں کو پاک ہوجانے کے بعد غسل کر کے لوٹائے اور اگر لوٹانا ممکن نہ ہو تو دم ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض ونفاس کے عذر کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کا اکثر حصہ (یعنی چار چکر) چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی، تو اس پر فرض ہے واپس مکہ مکرمہ جائے اور پاکی کی حالت میں طواف زیارت ادا کرے، بغیر طواف زیارت ادا کئے یہ حج کے احرام سے حلال نہیں ہوگی نہ ہی اپنے شوہر کے لئے حلال ہوگی، مکہ مکرمہ واپس جاتے ہوئے اسے میقات سے نیا احرام باندھنا جائز نہ ہوگا، بلکہ اس کا حج کا احرام باقی ہے، جب مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت ادا کرے گی اس وقت حج کے احرام سے حلال ہوگی، واضح

رہے کہ طواف زیارت ہر حال میں کرنا ضروری ہے، اس کا کوئی بدل نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت حیض و نفاس کے عذر کی وجہ سے طواف زیارت کے تین چکر یا تین سے کم چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی، تو اس پر واجب ہے کہ واپس مکہ مکرمہ جائے اور پاکی کی حالت میں طواف زیارت مکمل کرے، مکہ مکرمہ واپس جانے کی صورت میں اسے میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا ہوگا، واپس آکر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کو مکمل کرے، اگر مکہ مکرمہ واپس نہ آئے اور حدود حرم میں ایک دم ذبح کروادے تب بھی کافی ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کی حیض کی عادت مثال کے طور پر 9 دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے مثلاً 8 آٹھ ذی الحجہ کو شروع ہوا اور خلاف عادت ایک دن یا تین دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا تو اس عورت پر واجب ہے کہ 12 بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے اتنی دیر پہلے

تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کرسکتی ہے، انتظار کے بعد اگر خون نظر آجائے تو ایام عادت یعنی ۹ نو دن پورے کرے اور جب مکمل پاک ہوجائے تب طواف زیارت ادا کرے۔

مسئلہ: اگر کسی عورت کی حیض کی عادت مثال کے طور پر 9 دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے مثلاً 8 آٹھ ذی الحجہ کو شروع ہوا اور خلاف عادت ایک دن یا تین دن کے بعد خون آنا بند ہوگیا تو اس عورت پر واجب ہے کہ 12 بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے اتنی دیر پہلے تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کرسکتی ہے، انتظار کے بعد اگر خون نظر نہ آئے تو طواف زیارت ادا کرلے لیکن اتنی بات واضح رہے کہ طواف زیارت کرلینے کے بعد اس طواف کے کافی ہوجانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ خون بند ہونے کے وقت سے مکمل پندرہ دن تک پاکی رہے، لہٰذا اگر اس طواف کے کرلینے کے بعد اگر ایام عادت میں پھر خون آگیا تو یہ مذکورہ طواف کافی شمار نہیں ہوگا بلکہ

اس عورت پر واجب ہوگا کہ وہ مکمل پاک ہونے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کرے اگر مذکورہ صورت میں دوبارہ طواف نہ کیا تو ایک بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا مکمل گائے حدودِ حرم میں ذبح کروانا ہوگا۔

مسئلہ: اگر طوافِ زیارت 12 ذی الحجہ کے غروب کے بعد کیا تو تاخیر کی وجہ سے دم دینا ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہ گار بھی ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی نے طوافِ زیارت نہیں کیا تو اس کے لئے مرد (شوہر) حلال نہیں ہوگا، چاہے کتنا ہی طویل عرصہ ہو جائے۔

مسئلہ: اگر طوافِ زیارت سے پہلے اور وقوفِ عرفہ کے بعد جماع کر لیا تو اگر جماع بال کاٹنے سے پہلے کیا ہے، تو اس پر اونٹ یا گائے ذبح کروانا لازم ہے اور اگر جماع بال کاٹنے کے بعد کیا ہے تو بکری ذبح کروانا لازم ہوگی، البتہ حج فاسد نہیں ہوگا لیکن طوافِ زیارت پھر بھی کرنا ہوگا، طوافِ زیارت ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی عورت طوافِ زیارت ادا کرنے سے پہلے مر جائے اور حج پورا

کرنے کی وصیّت کر جائے، تو طوافِ زیارت کے بدلے بدنہ یعنی
اونٹ یا گائے بطورِ دم ذبح کرنا واجب ہے اور اس کی طرف سے
طواف زیارت بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: طوافِ زیارت کر کے پھر مکہ مکرمہ سے مِنٰی واپس آجائے، رات کو
مِنٰی میں رہنا سنّت ہے، مِنٰی کے علاوہ کسی اور جگہ رات کو رہنا مکروہ ہے، لیکن
طوافِ زیارت کے سلسلہ میں اگر مکہ مکرمہ یا راستہ میں زیادہ وقت لگ
جائے تو مضائقہ نہیں۔

11 ذی الحجہ

آج کا دن بھی مِنٰی میں ہی گزارنا ہے اور آج تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے،
رمی کا وقت زوالِ آفتاب کے بعد شروع ہوگا، سب سے پہلے جمرہ اولیٰ کی
رمی کی جائے گی، جو مسجدِ خیف کے سب سے قریب ہے، اس کے بعد جمرہ
وسطیٰ کی اور آخیر میں جمرہ عقبیٰ کی رمی کی جائے گی۔

نوٹ: جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ میں سے ہر ایک کی رمی کرنے کے بعد راستے

سے ایک طرف ہٹ جائیں اور قبلہ رخ ہو کر دعا مانگیں، البتہ جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد دعا نہ مانگی جائے۔آج رات بھی منیٰ ہی میں قیام کرنا ہے۔

نوٹ: 11 اور 12 ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے، اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی دوبارہ کرنا لازم ہے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

12 ذی الحجہ

آج کا دن بھی منیٰ میں ہی گزارنا ہے اور آج بھی تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے، رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوگا، سب سے پہلے جمرہ اولیٰ کی رمی کی جائے گی، جو مسجد خیف کے سب سے قریب ہے، اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کی اور اخیر میں جمرہ عقبی کی رمی کی جائے گی۔

نوٹ: جمرہ اولیٰ اور جمرہ وسطیٰ میں سے ہر ایک کی رمی کرنے کے بعد راستے سے ایک طرف ہٹ جائیں اور قبلہ رخ ہو کر دعا مانگیں، البتہ جمرہ عقبیٰ کی رمی کے بعد دعا نہ مانگی جائے۔

نوٹ: 11 اور 12 ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال کے بعد شروع ہوتا ہے، اگر کسی نے زوال سے پہلے رمی کر لی تو رمی ادا نہ ہوگی دوبارہ کرنا لازم ہے، دوبارہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہوگا۔

غروب آفتاب سے پہلے منٰی سے روانہ ہوجائیں، غروب کے بعد منٰی سے جانا مکروہ ہے اور اگر 13 ذی الحجہ کی صبح صادق منٰی میں رہتے ہوئے ہوگئی تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی۔

13 ذی الحجہ

اگر 13 ذی الحجہ کی صبح صادق منٰی میں رہتے ہوئے ہوگئی تو پھر 13 ذی الحجہ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی اور یہ بھی اسی طرح ادا ہوگی جس طرح 12 ذی الحجہ کی ادا کی گئی تھی، 13 ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے غروب آفتاب تک ہے۔

حج الحمد للہ مکمل ہوگیا، اب حج کے واجبات میں سے صرف ایک واجب طواف وداع باقی رہ گیا، گھر روانہ ہونے سے پہلے اس واجب کو بھی ادا

کرلیں اور واپسی تک جو وقت باقی رہ گیا ہے اس کو غنیمت جانیں اور خوب عبادات، طواف اور نوافل میں مشغول رہیں۔

مسائل طواف وداع

مسئلہ: طواف وداع آفاقیہ پر واجب ہے، خواہ حج افراد کیا ہو یا قران یا تمتع بشرطیکہ عاقلہ، بالغہ ہو، معذور نہ ہو، اہل حرم، اہل میقات، مجنونہ، نابالغہ اور جس عورت کو حیض یا نفاس آجائے اس پر واجب نہیں۔

مسئلہ: اگر حیض یا نفاس آنے کی وجہ سے کوئی عورت طواف وداع ادا نہ کرسکے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا۔

مسئلہ: اگر حیض و نفاس کے عذر کے بغیر کوئی عورت مکمل طواف وداع نہ کرے تو اس پر دم لازم آتا ہے، اور اگر تین یا تین سے کم چکر چھوڑ دے تو ہر چکر کے بدلے پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مسئلہ: طواف وداع مکی حلی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے۔

مسئلہ: طواف وداع کا اوّل وقت طواف زیارت کے بعد ہے، اگر کسی نے سفر کا ارادہ کیا اور طواف وداع کرلیا اور پھر اس کے بعد قیام ہو گیا تو طواف وداع ادا ہو گیا۔

مسئلہ: طواف وداع کا آخر وقت معین نہیں، جس وقت چاہے کرے، اگر سال بھر مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بعد بھی کرے گی، تب بھی ادا ہو جائے گا قضاء نہ ہوگا، البتہ مستحب یہ ہے کہ تمام کاموں سے فارغ ہو کر طواف کرے اور اس کے بعد فوراً سفر شروع کردے۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد قیام ہو گیا تو پھر واپسی کے وقت دوبارہ طواف وداع مستحب ہے۔

مسئلہ: حائضہ عورت اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے تو اس کو واپس آکر طواف وداع کرنا واجب ہے اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی، تو واجب نہیں۔

مسئلہ: جو عورت بلا طواف وداع کے مکہ مکرمہ سے چل دے، تو جب تک

میقات سے نہ نکلی ہو، اس پر مکہ مکرمہ واپس آ کر طواف کرنا واجب ہے، احرام کی ضرورت نہیں اگر میقات سے باہر نکل گئی تو اب اس کو اختیار ہے کہ دم بھیج دے اور چاہے تو عمرہ کا احرام باندھ کر واپس آئے اور اول عمرہ کرے اس کے بعد طواف وداع کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ دم بھیج دے کیونکہ اس میں مساکین کا نفع ہے۔

مسئلہ: طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف زیارت کے لئے خاص طور سے نیت کرنا شرط نہیں ہے کہ فلاں طواف کرتی ہوں بلکہ اس طواف کے وقت میں صرف طواف کی نیت کافی ہے، مثلاً مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے وقت اگر طواف کیا تو طواف قدوم ادا ہوجائے گا ، اسی طرح ایام نحر میں طواف کرنے سے طواف زیارت ادا ہوجائے گا اور واپسی کے وقت طواف کرنے سے طواف وداع ادا ہو جائے گا، طواف زیارت کے بعد اگر نفل طواف کرچکی ہے تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔

مسئلہ: طواف وداع کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ رنج وغم کی کیفیت اپنے دِل میں پیدا کی جائے اور اللہ نصیب فرمادے تو روتے ہوئے دِل اور بہتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ طواف کیا جائے، ملتزم اور مقامِ ابراہیم پر بھی دُعا کے وقت دِل میں یہ فکر ہو کہ معلوم نہیں کہ اس کے بعد ان مقدس مقامات پر اللہ کے حضور میں ہاتھ پھیلانے کی سعادت کبھی میّسر آئے گی یا نہیں۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد حجر اسود کا استلام کرے اور اگر ہو سکے تو باب وداع سے بیت اللہ کی طرف حسرت کی نگاہ سے دیکھتی ہوئی اور روتی ہوئی مسجد سے باہر نکلے اور دروازے پر کھڑے ہو کر بھی دعا مانگے۔

مسئلہ: طواف وداع کے بعد مسجد حرام میں جانا، نمازیں ادا کرنا، موقع ہو تو دوبارہ طواف کرنا، نفلی عمرے کرنا جائز ہے، طواف وداع کے بعد موقع ملنے کے باوجود حرم شریف کی حاضری سے اپنے آپ کو محروم رکھنا سراسر جہالت ہے۔

مسئلہ: عورت اگر حالت حیض یا نفاس میں ہو اور مکہ مکرمہ سے واپسی کا وقت اسی حالت میں آ جائے تو اس کے لئے طواف وداع کرنا واجب نہیں ،البتہ مسجد کے دروازے پر آ کر دعا مانگے اور مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کی جدائی پر آنسو بہاتے ہوئے مکہ مکرمہ سے واپس آ ئے۔

مسائل تمتع

مسئلہ: متمتعہ (حج تمتع کرنے والی عورت) پر دم شکر ادا کرنا واجب ہے، 10 ذی الحجہ کو جمرہ عقبیٰ کی رمی کرنے کے بعد دم شکر کا جانور ذبح کرے گی۔

مسئلہ: متمتعہ 8 ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے ،حدود حرم میں جہاں سے چاہے احرام باندھ سکتی ہے، مسجد حرام اور مسجد حرام میں حطیم میں باندھنا افضل ہے۔

مسئلہ: متمتعہ اگر آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھ کر حج کی سعی پہلے ہی سے کرنا چاہے تو ایک نفلی طواف کرنے کے بعد سعی کرے حج کی سعی ادا ہو

جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی نے حج کے مہینوں (یکم شوال تا ۱۰ ذی الحجہ) میں عمرہ کیا اور اپنے اصلی وطن (گھر) واپس نہ آئی تو اب ایسی عورت حج تمتع ہی کر سکتی ہے، حج افراد یا قران نہیں کر سکتی، لہٰذا وہ عورتیں جو عمرہ کرنے کے بعد مدینہ منورہ چلی جاتی ہیں، مدینہ منورہ سے واپسی پر ان کا حج تمتع ہی کہلائے گا چاہے وہ مدینہ منورہ سے واپسی پر عمرے کا احرام باندھ کر آئیں یا صرف حج کا۔

مسئلہ: حج تمتع کرنے والی عورت کے لئے عمرے کے بعد ایام حج سے پہلے بجائے عمرے کے طواف کرنا افضل ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ: جس عورت پر حج فرض ہو جائے لیکن ساتھ جانے کے لئے محرم نہ ہو تو حج کا ارادہ محرم ملنے تک مؤخر کر دے، بغیر محرم کے سفر نہ کرے کیونکہ یہ حرام ہے، عمر بھر محرم نہ ملے تو حج بدل کی وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: عدت والی عورت کے لئے ایام عدت میں حج کا سفر جائز نہیں۔

مسئلہ: عورتوں کے احرام کا لباس ان کے روزمرہ کے استعمال کا سادہ لباس ہے، البتہ موزوں اور دستانوں کا نہ پہننا بہتر ہے۔

مسئلہ: سر کا ڈھانکنا اور چہرے کا پردہ جس طرح عام حالات میں لازم ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی لازم ہے، لیکن حالت احرام میں اس بات کا خیال رکھے کہ پردہ کرتے ہوئے کپڑا چہرے کو نہ لگے۔

مسئلہ: وضو کرتے ہوئے سر کا مسح سر پر بندھے ہوئے کپڑے پر کرنے سے ادا نہیں ہوگا، بلکہ کپڑا اہٹا کر بالوں پر مسح کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: عورتیں تلبیہ بلند آواز سے نہ پڑھیں بلکہ آہستہ آواز میں پڑھیں۔

مسئلہ: اگر مردوں کا ہجوم زیادہ ہو تو بیت اللہ سے دور رہ کر طواف کریں، مردوں کے ساتھ مخلوط ہو کر طواف نہ کریں۔

مسئلہ: ایسے وقت میں طواف شروع کریں کہ نماز کی جماعت شروع ہونے سے اتنی دیر پہلے فارغ ہو جائیں کہ نماز کے لئے عورتوں کے مجمع میں

پہنچ جائیں۔

مسئلہ: بعض خواتین کو ہر مہینے حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ بعد آتا ہے، ایسی عورت اگر احرام باندھ کر عمرہ کے لئے چلی گئی اور خلاف عادت اسے خون آ گیا اور پچھلے حیض اور اس خون آنے کے درمیان پندرہ دن یا اس سے زیادہ وقفہ ہو چکا ہے اور اس عورت نے ابھی تک عمرہ کا طواف نہیں کیا تو اب اس کے لئے طواف کرنا جائز نہیں، جب خون بند ہو جائے اور مکمل پاکی حاصل ہو جائے اس کے بعد طواف کرے اور عمرہ مکمل کر کے احرام سے حلال ہو اس وقت تک یہ عورت احرام ہی میں رہے گی۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً چھ دن ہے، اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی (عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے) حیض شروع ہوا لیکن خلاف عادت تین یا چار دن کے بعد خون آنا بند ہو گیا، تو اس عورت کے لئے چھ دن پورے ہونے سے پہلے طواف کرنا جائز نہیں، البتہ خون بند

ہونے کے بعد غسل کر لے اور وقت پر نمازیں پڑھنے کا اہتمام کرے، جب عادت کے چھ دن گزر جائیں اس کے بعد غسل کر کے طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: کسی عورت کی حیض کی عادت مثلاً آٹھ دن ہے، ایک دن خون آ کر بند ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز نہیں کہ عادت کے آٹھ دن گزرنے سے پہلے طواف کرے، جب آٹھ دن پورے ہو جائیں تو غسل کر کے طواف کرے اور عمرہ کے افعال پورے کرے۔

مسئلہ: دوران طواف حیض شروع ہو جائے تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے باہر آ جائے اور پاک ہو جانے کے بعد اس طواف کو دوبارہ کر لے۔

مسئلہ: اگر عمرہ کا طواف مکمل کرنے کے بعد یا اکثر طواف کر لینے کے بعد حیض شروع ہو گیا تو اس عورت کے لئے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کر لے، اب اگر طواف مکمل کر چکی ہے تو عمرہ کے افعال مکمل کر کے احرام سے حلال ہو جائے اور اگر طواف کے کچھ چکر باقی ہیں تو

پاک ہونے کا انتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف مکمل کرے پھر باقی افعال (یعنی قصر) کرکے احرام سے حلال ہوجائے۔

مسئلہ: طواف زیارت اگر حیض یا نفاس کی حالت میں کیا اور اسے پاک ہونے کے بعد لوٹا یا نہیں تو ایک بدنہ واجب ہوتا ہے جبکہ طواف عمرہ میں مذکورہ صورت کی وجہ سے دم لازم آتا ہے۔

مسئلہ: طواف کے بعد مقام ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو حرم میں کسی اور جگہ طواف کی دو رکعت ادا کریں۔

مسئلہ: سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان دوڑ نہ لگائیں، بلکہ درمیانی چال چلیں۔

مسئلہ: احرام سے فارغ ہونے کے وقت تمام سر یا چوتھائی سر کے بالوں کو انگلی کے ایک پورے کے برابر کاٹ لیں۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو، تو احرام کی نیت سے

غسل کرلے، اس غسل سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور اگر غسل نقصان دہ ہو تو وضو کر کے احرام کی نیت کرلے، احرام کے نفل نہ پڑھے، بلکہ قبلہ رو ہو کر صرف دعا مانگ لے۔

مسئلہ: احرام باندھنے کے بعد اگر ایام شروع ہو جائیں تو اس سے احرام ختم نہیں ہوتا لیکن اس حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا جائز نہیں، پاک ہوجانے کے بعد ارکان ادا کرے اور اس کے بعد سر کے بال کاٹ کر احرام سے حلال ہوگی۔

مسئلہ: اگر مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ایام شروع ہوجائیں تو اس حالت میں مسجد میں نہ جائے اور اپنا وقت ذکر و دعا میں گزارے۔

مسئلہ: اگر ایام کی حالت میں 8 ذی الحجہ آجائے تو اسی حالت میں حج کا احرام باندھے اور تلبیہ پڑھے اور منٰی روانہ ہوجائے، منٰی، عرفات اور مزدلفہ میں نمازیں نہ پڑھے، بلکہ تسبیح وتہلیل، ذکر و دعا میں مشغول رہے۔

مسئلہ: 10 ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور سر کے بال کاٹنے کے بعد بھی پاک نہ ہوئی ہو تو طواف زیارت کو مؤخر کرے، اگر اس عذر کی وجہ سے طواف زیارت اپنے مقررہ وقت سے مؤخر بھی ہو گیا تو دم لازم نہیں ہوگا، لیکن یہ بات یاد رہے کہ جب تک طواف زیارت ادا نہیں ہوگا، حج مکمل نہیں ہوگا اور اپنے شوہر کے لئے حلال بھی نہیں ہوگی اور نہ ہی طواف زیارت کا کوئی بدل ہے۔

مسئلہ: اگر دوران طواف ایام شروع ہو جائیں اور اس طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہو، تو طواف اور سعی دونوں ہی نہ کرے، بلکہ پاک ہونے کے بعد کرے۔

مسئلہ: اگر طواف مکمل ہونے کے بعد ایام شروع ہو جائیں اور اس طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو اب سعی کر لے، کیونکہ سعی کے لئے پاک ہونا ضروری نہیں اور سعی کی جگہ مسجد کا حصہ نہیں۔

مسئلہ: اگر ایام کی وجہ سے طواف زیارت نہیں کیا اور واپسی کا وقت آ گیا، تو

اپنی واپسی مؤخر کردے، کیونکہ طواف زیارت کا کوئی بدل نہیں اور طواف زیارت کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

مسئلہ: اگر ایام کی وجہ سے طواف وداع نہیں کیا اور واپسی کا وقت آ گیا تو طواف وداع کا چھوڑ دینا اس عذر کی وجہ سے جائز ہے اور اس عذر کی وجہ سے دم بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ: گھر سے روانگی کے وقت عورت اگر ایام سے ہو، تو اس کا سفر شمار نہیں ہوگا، مثال کے طور پر ایک عورت کراچی سے ایام کی حالت میں مکہ مکرمہ روانہ ہوئی تو یہ عورت مسافر شمار نہیں ہوگی مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد پاک ہوجانے کی صورت میں بھی یہ عورت مکہ مکرمہ میں مقیمہ ہی شمار ہوگی اور اپنی نمازیں پوری ادا کرے گی، البتہ اڑتالیس 48 میل تقریباً اٹھتر 78 کلو میٹر کے سفر کی نیت سے مکہ مکرمہ کی حدود سے نکلتے ہی اس عورت پر مسافروں والے احکام لاگو ہوجائیں گے۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(از سعد عبدالرزاق)

محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ
ہے کتنا پیارا یہ نام محمد ﷺ
لبوں نے لئے ایک دوجے کے بوسے
لیا جب کسی نے بھی نام محمد ﷺ
یس ﷺ طٰہٰ ﷺ مزمل ﷺ مدثر ﷺ
ہے اعلیٰ و ارفع مقام محمد ﷺ
عرش پر ہیں احمد فرش پر محمد ﷺ
ہے سب سے ہی بالا مقام محمد ﷺ
بڑھا اس سے آگے تو جل جاؤں گا میں
کہا جبریل نے اے پیارے محمد ﷺ

خود سے آگے بڑھے پہنچے قصر دنا کو
رب سے باتیں کریں میرے پیارے محمد ﷺ
روز محشر چھپا لینا دامن میں مجھ کو
اور دے دینا مجھ کو پناہ محمد ﷺ
سعد ان کی ثناء کا کہاں حوصلہ ہے
کیسے کر پاؤں گا میں ثناء محمد ﷺ
دوستوں کی ہے خواہش نعت ان کی لکھوں میں
جن کا مدح سرا خود ہے رب محمد ﷺ

مدینہ منورہ کا سفر

(حضرت سید رضی الدین فخری صاحب نور اللہ مرقدہ کی کتاب سے ملخصاً ماخوذ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الْحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دوستو آؤ ہم بھی مدینے چلیں — لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں

اُن کی ہر بات پر، اُن کی ہر بات میں — چلو مرنے چلیں، چلو جینے چلیں

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے:

باخدا دیوانہ باش و با محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوشیار

ہے کوئی اللہ کا بندہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر سکے:

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ ہے کوئی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لاڈلا، جو سرکار دو عالم، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا کر سکے؟ کون انکار کر سکتا ہے کہ ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لئے کتنی تکلیفیں برداشت کی ہیں

اور ہم کو پروان چڑھایا، اب ہمارا نصیبا جاگا ہے اور ہم سب کو حضور پاک صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی خدمت اقدس میں روضۂ اطہر پر حاضری کے لئے بلایا جارہا ہے اور ہم اپنی ان جیتی جاگتی آنکھوں کے سامنے اپنے اس گوشت پوست کے ساتھ باعث تخلیقِ کائنات، محبوب رب العالمین صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی آغوشِ شفقت میں پہنچ رہے ہیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے کیسی کیسی تکالیف اُمّت کے لئے جھیلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! ہائے ہائے تکلیف! ایسی ویسی تکلیف جھیلی ہے کہ خدا کی پناہ! ایک دو سال نہیں شروع سے آخری سانس تک، کبھی اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی گئی جبکہ آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم حالت نماز میں حطیم کے اندر تھے، کبھی راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے، طائف میں پتھر مارے گئے، قدم مبارک کو اتنا لہولہان کر دیا کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک کو نکالنا مشکل ہوگیا تھا، اُحد میں دندان مبارک شہید کئے گئے، کفّار مکہ نے تین سال تک ہر طرح سے مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا، پیٹ پر پتھر باندھے، دنیا سے پردہ فرماتے وقت،

گھر میں چراغ جلانے کے لئے تیل تک نہ تھا، یہ سب کیوں اور کس کے لئے برداشت فرمایا،صرف اورصرف ہمارے لئے اپنی امت کے لئے۔ کیا یہ سب کسی اور کے لئے تھا......نہیں ہرگزنہیں اورآج اُمّت کیا صلہ دے رہی ہے آپ کو،ہم کواورسب کومعلوم ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رحمۃ للعالمین ہیں:

دیکھئے اور سمجھئے......! روضۂ اطہر پر پہنچنے سے قبل سُنی سنائی رسمی بے سند بحث مباحثہ سے اپنے آپ کو بچایئے گا، خدانخواستہ بے حرمتی یا بے ادبی کا ارتکاب نہ ہوجائے۔

باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عقائدکوشریعت کےمطابق صحیح نہج پر رکھئے گا،حضوراقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کی بحث میں نہ پڑیئے گا،کم ازکم ہماراعلم تحقیقی نہیں ہے، بلکہ تقلیدی ہے، یہ علماءجانیں جن کا یہ کام ہے،ہم توصرف اتنا جانتے ہیں کہ خالق خالق ہے، مخلوق مخلوق ہے،خالق مخلوق نہیں ہوسکتااورمخلوق خالق نہیں بن سکتی۔

چودہ سو سال سے تواتر کے ساتھ مشاہدات اور تجربات شاہدِ عدل ہیں اور احادیث موجود ہے کہ مواجہۂ شریف پر پہنچ کر جو بھی سلام پیش کرتا ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس اس سلام کی سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عطا فرماتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جس نے روضۂ اقدس پر پہنچ کر زیارت کی، اس نے گویا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں زیارت کی، یہ بھی حق اور سچ ہے کہ جس نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اس نے واقعی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی زیارت کی، کیونکہ شیطان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہی نہیں ہوسکتا، یہ حقائق ہیں، اس کے خلاف بحث میں نہ پڑیں، تو بہتر ہے۔

بچپن سے جو دل میں آرزو وحسرت کروٹ لیتی اور بے چین رکھتی تھی اور گڑ گڑا کر دعا مانگا کرتے تھے:

میرے مولا بلالو مدینے مجھے　　غمِ ہجر تو دے گا نہ جینے مجھے

اب اس کی مقبولیت کا وقت آ گیا ہے، جیسے جیسے مدینہ منورہ کی بستی، کھجور کے

درخت اور عمارتیں نظر آتی جائیں، درود شریف اور سلام بادِل بے قرار، چشم پُرنم پڑھنے میں کثرت سے اضافہ کرتے جائیں، ایک مسافر درود سلام پڑھتا جاتا تھا اور مزے لے لے کر یہ شعر گنگناتا جاتا تھا:

اے دل سنبھل اب مت مچل　　تھم تھم کے چل، آنکھوں کے بل

مدینہ منورہ کی ایمان پرور فضا اور اس کے مقامات کی عظمت اور گردونواح کی محبت اور علوشان کا خوب دھیان رکھئے، کیونکہ یہ مقامات وحی الٰہی کے نزول کے ذریعہ آباد ہوئے ہیں، یہاں پر جبرئیل علیہ السلام بار بار آیا کرتے تھے اور حضرت میکائیل اور تمام منتخب فرشتے بھی حاضری دیا کرتے تھے اور مدینہ منورہ کی مٹی (تربت) سیّد البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسمِ اطہر سے معطر ہے اور یہاں سے اللہ کا دین اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں پھیلی ہیں، غرضیکہ یہاں بڑی فضیلتوں کے مقامات ہیں اور خیر اور معجزات اور دلائل نبوّت کے مشاہد ہیں لہٰذا ہم سب کو چاہیئے کہ اس کی اہمیت کو تعظیم وتکریم سے حرز جاں بنائیں اور اس کی محبت وعظمت سے دل کو سرشار کرلیں۔

گویا کہ ہم سب حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور مشاہدہ کر رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمارے سلام کو سن رہے ہیں، لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ لڑائی، بداخلاقی اور نامناسب قول وفعل سے پرہیز کریں۔

جس منزل سے گزریں اور معلوم ہو جائے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس جگہ قیام فرمایا تھا، وہاں اگر موقعہ ہو تو اُتر کر نماز ادا کریں اور درود وسلام پڑھیں، اس سے محبت اور شوق وولولہ میں اضافہ ہوگا۔

اس بات کا بھی دھیان رکھئے کہ چھوٹی سے چھوٹی سُنّت بھی جہاں تک ممکن ہو سکے، چھوٹنے نہ پائے، یاد رکھئے......! ایک سُنّت کو زندہ کرنے کا ثواب سو شہیدوں کے برابر بتلایا گیا ہے۔

مدینہ منورہ میں قیام گاہ پر پہنچ کر سامان کو ترتیب سے رکھیں، ساتھیوں کی ضروریات اور عادات اور تقاضوں کا خیال رکھتے ہوئے ہمدردی اور ایثار کو عمل میں لائیں، غسل اور مکمل صفائی کریں اور اچھے سے اچھا لباس زیب تن کریں، ہو سکے تو نیا لباس پہنیں، داڑھی اور بالوں میں کنگھا کریں، خوب

سنواریں، خوشبو لگائیں، سرمہ لگائیں، رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَال

کے اللہ تعالیٰ جمیل ہیں اور جمال (خوبصورتی) کو پسند فرماتے ہیں، اس قول کے مصداق اپنے آپ کو سادگی سے آراستہ اور مزّین کریں (لیکن تعیّش اور دکھاوے کے جذبہ سے نہ ہو)، باہر نکل کر پہلے کچھ صدقہ کریں، آہستہ آہستہ، خراماں خراماں، وقار کے ساتھ ڈرے، سہمے کہ کہیں کوئی بے ادبی یا گستاخی نہ ہوجائے، قدم اُٹھاتے ہوئے مسجد نبوی (حرم شریف) تک آئیں، اگر آسانی ہوتو افضل یہی ہے کہ باب جبرئیل سے مسجد میں داخل ہوں اور داہنا قدم اندر رکھتے ہوئے یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
نَوَيْتُ الْاِعْتِكَافَ مَا دُمْتُ فِي الْمَسْجِدِ

یہاں سے بھی اگر سہولت سے ہوسکے، تو سیدھے ریاض الجنّة پہنچ کر

محراب میں یا اس کے سامنے یا جہاں بھی آسانی سے ہو سکے، دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیئے، اگر جگہ نہ مل سکے تو خبردار ہرگز گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجئے گا، جہاں جگہ مل جائے وہیں پڑھ لیجئے، تحیۃ المسجد پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر ایک مرتبہ پھر اپنے آپ کو اچھی طرح جھنجوڑ لیجئے، غفلت وسستی سے بیدار ہو جایئے، جوش کی جگہ ہوش وحواس درست کر لیجئے، نیت صحیح کر لیجئے، خوب دھیان سے غور کیجئے، سوچئے تو سہی یہ کس کا دربار ہے؟ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والی ہستی کا، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور یہ ان کا دربار ہے جن کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی، جن کے اشارے سے چاند کے ٹکڑے ہو گئے، جو معراج میں سدرۃ المنتہٰی تک اور قاب قوسین بلکہ اس سے کم فاصلہ کے بقدر پہنچے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں اگر اس سے آگے گیا تو میرے پر جل کر خاک ہو جائیں گے، ایسا دربار جہاں مقرب ومنتخب فرشتے اور حضرت

جبرئیل علیہ السلام وحضرت میکائیل علیہ السلام، سلام کو آتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دو آدمیوں کو پکڑ بلوایا، جو مسجد نبوی میں تیز آواز سے بول رہے تھے، ان سے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم طائف کے سے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ نے فرمایا کہ اگر تم اس شہر (مدینہ) کے رہنے والے ہوتے تو تمہیں مزہ چکھاتا۔

اور دیکھئے......! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب کہیں قریب سے کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں، تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ آواز نہ ہونے پائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کا لحاظ رکھیں، اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی، تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں کہ ان کے بنانے کی آواز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچے، ذرا غور تو فرمائیے، اتنی آواز اور شور بھی گوارہ نہ تھا اب آپ ہی دیکھیں گے کہ بعض لوگ اپنے لاابالی پن اور صحیح حقیقت حال سے ناواقفیت کی وجہ سے جوش میں آ کر کس قدر بلند آواز اور تیز آواز سے

صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہیں، کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی، اب آپ ہی بتائیں کہ اسے بے ادبی نہ کہیں تو پھر کیا کہا جائے، بہرحال یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ بے شک ایسے لوگ تو عبادت، محبت اور خلوص سمجھ کر ہی کرتے ہیں، دراصل حاضری کے وقت اور سلام پیش کرنے کے وقت حضور انور ﷺ کے ساتھ ادب واحترام اور تعظیم اور بزرگی کا وہی معاملہ ہونا چاہیے جو زندگی میں تھا اس لئے کہ خود رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی، جیسے میری زندگی میں زیارت کی۔

سچ بتایئے، کیا آپ حضور اقدس ﷺ کی حیاتِ قدسی میں اس طرح کا منظر پیش کرتے، جیسا کہ اب ہو رہا ہے، ہرگز نہیں، آخر لوگ اس بات کو کیوں بھول جاتے ہیں، کہ حق سبحانہ وتقدس نے قرآن پاک میں سورۃ الحجرات میں خصوصیت سے اس طرف تنبیہ فرمائی ہے، ارشاد والا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ط

اے ایمان والو! تم اپنی آوازیں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور نہ ہی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ایسے زور سے گفتگو کرو، جیسا کہ تم آپس میں کرتے ہو۔

اب ایک دوسرے کو دھکے دے کر آگے بڑھنا اور منہ کے سامنے دیوار کی طرح آ کر کھڑے ہو جانا، کہ سانس لینا دوبھر ہو جائے، یہ تو اور بھی برا ہے اور یہ کونسا اظہارِ عقیدت اور محبت ہے؟ لہٰذا یہ نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ سلام پڑھتے وقت شور و شغب ہرگز نہ کریں، نہ زور سے چلائیں، بلکہ متوسط آواز سے پڑھیں، مواجہہ شریف پر پہنچ کر سرہانے کی طرف جالی مبارک میں تین جھروکے آپ کو نظر آئیں گے، بس انہیں جھروکوں سے اندر کی طرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مبارک قبروں کا سامنا ہوتا ہے، ان جالیوں کی دیوار سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے، یا جہاں جگہ مل جائے، زیادہ قریب نہ ہوں کہ ادب کے خلاف ہے، آنکھیں پُرنم ہوں، دل وفور

محبت وعظمت میں دھڑک رہا ہو، نگاہیں نیچی ہوں، اِدھر اُدھر دیکھنا، اندر جھانکنا، اس وقت سخت بے ادبی ہے، پاؤں ساکن اور باوقار رکھیئے اور یہ تصور کیجئے کہ چہرۂ انور اس وقت میرے سامنے ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو میری حاضری کی اطلاع ہے، گھگھیاں بندھ جاتی ہیں، ہچکیاں مچلنے لگتی ہیں، آواز رندھ جاتی ہے، ادھر سے شفقت اور رحمت کی لہریں اٹھتی ہیں اور اپنے اُمتی کے دلوں پر سکون وطمانیت کی پھوار پڑنے لگتی ہیں۔

اے حسن ازل اپنی اداؤں کے مزے لے

ہے سامنے آئینہ حیران محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

عام طور پر رٹے ہوئے الفاظ دہرانے سے بہتر ہے، کہ ذوق وشوق سے صرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ پڑھتا رہے، بعض بزرگوں سے سُنا ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ اطہر کے پاس کھڑے ہو کر اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا آیت تلاوت

کی اور ستر مرتبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّد کہا تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے، کہ اس کی حاجت ضرور پوری ہوگی۔ ستر مرتبہ کی خصوصیت اس لئے ہے کہ عدد کو قبولیت میں دخل ہے، حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما صرف اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پر اکتفاء کرتے تھے، بعض حضرات طویل سلام پڑھنا پسند کرتے ہیں، سب ٹھیک ہے، مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں، مناسب سمجھیں تو حسب ذیل سلام بھی پڑھ لیا کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خِیَرَةَ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبَ اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاقَائِدَ الْغُرِّالْمُحَجَّلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ
السَّلامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ
اُمَّهَاتِ اَلْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ اَلْاَنْبِيَآءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ
جَزَاكَ اللهُ تَعَالٰى عَنَّا يَارَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ
مَاجَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلاً عَنْ اُمَّتِهٖ

وَصَلّٰی عَلَیْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ
وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ
وَصَلّٰی عَلَیْكَ فِي الْاَوَّلِیْنَ وَصَلّٰی عَلَیْكَ
فِي الْاٰخِرِیْنَ اَفْضَلَ وَاَكْمَلَ وَاَطْیَبَ مَا صَلّٰی
عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ
كَمَا اسْتَنْقَذْنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَنَا
بِكَ مِنَ الْعَمٰی وَالْجَهَالَةِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَخِیَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ بَلَّغْتَ
الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ
وَجَاهَدْتَّ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ
اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَایَةَ مَا یَنْبَغِيْ اَنْ یَّأْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ

یاد رکھئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر پر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرنا درود شریف پڑھنے سے بہتر ہے اپنا سلام پڑھنے کے بعد ان حضرات کا سلام پہنچائیں جنہوں نے آپ کے ذریعہ سے سلام کہا ہو اور اللہ جل شانہٗ سے دُعا کیجئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کیجئے، اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، پھر تقریباً ایک ہاتھ دائیں طرف ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھئے، اس کے بعد پھر پہلی جگہ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آجایئے اور اللہ جل شانہٗ سے خوب دعائیں مانگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی دعا مانگئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں کے لئے خوب دعائیں کیجئے کہ تمام امت ان کا حق ادا نہیں کر سکتی، جیسا کہ ان حضرات نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور رفاقت کا حق ادا کیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ جل شانہٗ کی خوب حمد وثناء کریں، یہاں کی حاضری کا اور اس کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کریں، پھر عاجزانہ ذوق وشوق

سے درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے، اپنے مشائخ کے لئے، اپنے اہل وعیال کے لئے، اپنے عزیز واقارب کے لئے، اپنے دوستوں اور ملنے والوں کے لئے، سعد عبدالرزاق اور اس کے گھر والوں کے لئے اوران لوگوں کے لئے جنہوں نے دعا کی درخواست کی ہواور تمام مسلمانوں کے لئے زندوں کے لئے بھی اور مُردوں کے لئے بھی، خوب دعائیں مانگئے اور اپنی ان دعاؤں کو آمین پر ختم کیجئے۔

اس کے بعد ریاض الجنۃ میں جتنے ستون ہیں، مثلاً استوانہ ابولبابہ، استوانہ وفود، استوانہ عائشہ، استوانہ حنانہ، محراب ومنبر پر، درود شریف اور نوافل کا اہتمام رکھئے اور خوب دعائیں مانگئے۔

اس بات کا اچھی طرح خیال رکھئے گا، کہ کسی کے ساتھ دھکم پیل نہ ہو، جگہ گھیر کر نہ بیٹھ جائیں، دوسروں کو بھی موقع دیں اور اس کا بھی خیال رکھیں کہ دیواروں اور جالیوں پر عطر نہ لیپیں اور گندگی نہ پھیلائیں، دیواروں کو بوسہ نہ دیں، یہ سب سے باتیں بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہیں، اکثر دیکھا گیا ہے

کہ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے، اس کے آگے آکر اپنی نماز کی نیّت باندھ لی، اس کو کہنی مار کر کھسکا دیا، وہ سجدہ میں گیا تو اس پر سے پھاندتے ہوئے نکل گئے یا جا گرے، یہ سب بہت معیوب حرکتیں ہیں، کھچا کھچ حرم شریف بھرا ہوا ہے، کہیں تل دھرنے کی جگہ نہیں، گردن پھلانگتے ہوئے آگے نہ بڑھیں، جہاں جگہ مل جائے وہی بہتر ہے۔

حج کے موقعہ پر لاکھوں کا مجمع ہے، اگر سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس دعوت والے کام کو پورا کرنے کا عزم کرلیں، تو اسی مجمع سے کتنی جماعتیں اور افراد چاردانگ عالم میں پھیل سکتے ہیں اور دین وایمان کی دعوت کو گھر گھر، قریہ قریہ پہنچا سکتے ہیں اور اب تو اس دعوت وتبلیغ کے بغیر چارۂ کار نہیں، جس بات کا چرچہ کیا جاتا ہے، وہ بات رواج اور عمل میں آجاتی ہے، آپ ذرا کر کے تو دیکھیں۔

لیجئے زہے نصیب اب وہ ساعت بھی آگئی، محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہ ہم اور آپ مواجہہ شریف پر کھڑے ہیں اور دیکھئے، یہ آپ کے سامنے

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار کی جالیاں ہیں، باادب باوقار۔
خبردار......! آواز اونچی نہ ہونے پائے کہ کہیں بے ادبی نہ ہوجائے، مگر یہ کہ رِقّت اور گریہ طاری ہوجائے تو ہوش وحواس کو قابو میں رکھئے، نا معلوم آپ سے زیادہ کتنے اللہ تعالیٰ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب آپ کے درمیان کھڑے ہوں اور آپ کے شوروغل سے ان کی یکسوئی میں خلل پیدا ہورہا ہواور ناگواری کا سبب بنے، آپ بھی مؤدبانہ اور عاجزانہ سر جھکائے، سلام پیش کیجئے، جیسے بچھڑا ہوا بچہ ماں کی گود میں مچل جاتا ہے، اگر وقت ہوتو سکون کے ساتھ ذرا ٹھہر جایئے، پھر توجہ کے ساتھ دل کے کان سے دھیان دے کر سنئے، آپ کے سلام اور اس گریہ کا کیا جواب ملتا ہے؟
جواب ملے گا یقیناً ملے گا اور دل ہی سے ملے گا، اگر محبت اور غلامی کا کچھ حق ادا کیا ہوگا تو کیا عجب یہ ظاہری کان بھی سُن لیں، کیونکہ جتنی قوی محبت ہوتی ہے اتنا ہی قوی تصور قائم ہوتا ہے پھر ایسے تصور کا متشکل ہوجانا بھی ممکن ہوجاتا ہے، ممکن کے یہ معنی نہیں کہ وقوع پذیر بھی ہوجائے، کسی کو ہوجاتا

ہے،سب کونہیں ہوتا۔

سلام کے جواب میں آپ سے یہ بھی سوال کیا جا سکتا ہے، کہ میرے پیارے اُمتی! جو کام ہم نے تمہارے لئے کیا، ہمارے صحابہ نے کیا، یعنی دین کی اشاعت اور دعوت کا کام، تم بھی وہ کام کتنا کر کے ہمارے پاس آئے ہو، ذرا دیر کے لئے پھر غور سے سوچئے، اگر آپ دین کی اشاعت اور دعوت کا کام کر رہے ہیں تو بات کُھل جائے گی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے کتنا خوش ہوں گے، آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے اور بالفرض والمحال اگر دین کی اشاعت ودعوت کا کام نہیں کیا ہے تو اب پکا ارادہ کر لیجئے کہ کہ واپس جا کر بقیہ تمام عمر یہ کام بھی کریں گے اور ضرور کریں گے۔

یاد رکھیئے! دعا اور دعوت کا مادہ (اصل) عربی قاعدہ کے مطابق ایک ہی ہے، یعنی دعا اور دعوت لازم وملزوم ہیں، دعوت کا کام چھوڑ دینے ہی کی وجہ سے آج اُمت میں زوال ونکبت ہے اور پسپائی ہمارا مقدر بن گئی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار رسالت میں پہنچ کر بھی اگر یہ احساس نہ ہوا، تو کب اور

کہاں ہوگا، اس کا فیصلہ اسی مقام پر کر کے جایئے گا، کیونکہ یہ بات یہیں ختم نہیں ہوجائے گی، بلکہ آپ کا نامۂ اعمال ہر پیر اور جمعرات کو پیش ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے۔

یوں تو حج اور حرمین شریفین کا سارا سفر ادب واحترام اور تقدس کا متقاضی ہے، لیکن دربارِ حبیب رب العالمین، باعثِ وجود کائنات، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر بہت ہی اہتمام اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔

دیکھئے میرے عزیز بھائیو اور بہنو......! یہ کھیل نہیں، ہنسی نہیں، یہ دربار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، یہاں اُونچی آواز نہ نکالیں، یہاں تو پیشاب، پاخانہ کرنا بھی سوءِ ادب ہے، چپہ چپہ پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم مبارک پڑے ہوں گے اور فرشتے قطار اندر قطار اپنے پر بچھائے ہوئے ہوتے ہیں، ہر وقت یہ دھیان رہے کہ کسی کی غیبت نہ ہو، کسی کی تخفیف نہ ہو، کسی کی دل آزاری نہ ہوجائے، کوئی تکرار اور اکڑ مکڑ نہ ہونے پائے، یہاں کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی ہیں، اہل مدینہ ہیں، اُن کے اکرام اور اعزاز میں کمی نہ آنے

پائے، خرید وفروخت میں بھی یہ خیال رکھیئے کہ میری طرف سے یہاں کے لوگوں کو جتنا زیادہ سے زیادہ نفع اور خوشی پہنچ جائے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی اور رضا کا سبب بنے گا، اُن کی خدمت، ان کو ہدیہ دینا آپ کا اور ہمارا فرض ہے، یاد رکھیئے......! دینے والا کوئی اور ہے، وہ دلواتا ہے اور ہم دیتے ہیں، اسی کو توفیق کہتے ہیں اور کون ہے جسے توفیق کی آرزو نہ ہو۔

جھولیاں سب کی بھرتی جاتی ہیں
دینے والا نظر نہیں آتا

جب تک قیام کی منظوری ہو، باربار خدمت اقدس میں، کھڑے، بیٹھے، مواجہہ شریف پر، قدم مبارک کی طرف، اصحاب صفہ کی طرف، ریاض الجنّۃ میں، ستونوں کے قریب، روضۂ مبارک کی چوکھٹ پر، محراب میں اور محراب کے سامنے، ہر جگہ زانوئے ادب تہہ کیئے، جوش سے زیادہ ہوش سے، صلوۃ وسلام، تلاوت، نوافل میں اور گشت وتعلیم میں ہمہ تن مصروف رہیں اور جب رخصت کا وقت آئے، تو انہیں خیالات اور عزائم کے ساتھ،

باصد ہزاراں حسرت وغم، آنسوؤں سے چھلکتے ہوئے آنکھوں کے کٹورے ہوں اور دل میں جدائی کے زخم اس طرح ہنس رہے ہوں جس طرح سلگتے ہوئے کوئلے پر چنگاری ہنستی ہوئی دکھائی دیتی ہے، جی ہاں زخم ہنستے ہیں، اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوارات وتجلیّات اور یاد اور صلوٰۃ وسلام ہمارے ساتھ کئے جارہے ہیں، بطور عطیات اور خلعت کے، سارا وجود سسکیاں لے رہا ہو، ہچکیاں بندھی ہوں، بار بار حاضری کی درخواست ہو اور مواجہہ شریف پر آکر کھڑے ہوجایئے اور رخصت طلب کیجئے اور زبان پر

اَلْوَدَاعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْفِرَاقُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کی رٹ لگی ہو اور ایسی حالت میں باہر آجایئے۔

نکل جائے وہ حسرت ہے جو رہ جائے وہ ارمان ہے